مارچ 2009ء

امان 1388ہش

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ

ماہنامہ قادیان

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مرتبہ کا انتہاء معلوم نہیں ہو سکتا اور اُس کی تاثیرِ قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دُنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اُس کو دنیا میں لایا۔ اُس نے انتہاء درجہ پر خدا سے محبت کی اور انتہاء درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اُس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز سے واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔“ (حقیقت الوحی)

20فروری کوخدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے ہوشیار پور تک ایک سائیکل ٹور کیا گیا۔اس موقع کی ایک گروپ فوٹو

اسی موقع کی ایک فوٹو ہوشیار پور میں

جامعۃ المبشرین قادیان کی سالانہ تقریب کے افتتاحی پروگرام کی فوٹو

خدام سائیکلنگ کے دوران

طلباء جامعۃ المبشرین سالانہ تقریب کے دوران

مکرم مولوی عزیز احمد ناصر مبلغ سلسلہ مکرم بسنت کمار SSP پونچھ کو
قرآن مجید اور جماعتی لٹریچر دیتے ہوئے

مکرم مولوی فضل الرحمٰن بھٹی مبلغ سلسلہ صوبہ گجرات کے نئے DGP
مکرم شبیر حسین شیخ کو خلافت جوبلی کا Momento دیتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ کوئمبٹور ایک سائیکل ٹور کے دوران

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

”قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح کے
بغیر نہیں ہو سکتی“
(حضرت مصلح موعودؓ)

ماہنامہ
مشکوٰۃ
قادیان
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد 28/امان 1388 ہجری شمسی/مارچ 2009ء شمارہ 3

ضیاپاشیاں

☆ آیات القرآن۔ انفاخ النبی ﷺ 2
☆ کلام الامام المہدی علیہ السلام 3
☆ ازافاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز 4
☆ اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ 5
☆ پیارے آقا کا مکتوب 6
☆ اداریہ 7
☆ نظم 9
☆ بانی اسلام ﷺ کا قائم کردہ نظام عدل 10
☆ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمدردی خلق 17
☆ ۲۳ مارچ تاریخ عالم کا ایک اہم دن 22
☆ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور **نُزُولِ وحی و اِلْہام** 25
☆ **کوئز کمپیٹشن برائے اطفال الاحمدیہ** 33
☆ تفصیل پروگرام سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت 2009ء 34
☆ ملکی رپوٹیں 37
☆ **”جلسہ ہائے یومِ مصلح موعود“** 38
☆ رپورٹ برائے سالانہ علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقدہ جامعۃ المبشرین قادیان 39
☆ MUHAMMAD(SAW): THE RESTORER OF FAMILY VALUES 48

قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی

نگران : محترم محمد اسماعیل صاحب طاہر
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لونؔ

نائبین
عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد، لقمان قادر بھٹی

مینیجر : رفیق احمد بیگ
مجلس ادارت : سیّد کلیم احمد تیماپوری، مبشر احمد خادم، نوید احمد فضل، کے طارق احمد، مرید احمد ڈار، سیّد احیاء الدین۔
انٹرنیٹ ایڈیشن : تسنیم احمد فرخ
کمپوزنگ : نوید احمد فضل
دفتری امور : راجا ظفر اللہ خان انسپکٹر، عبدالرّب فاروقی
مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com
انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک: 150 روپے بیرون ملک: 40 امریکن $ یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 15 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :
Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَ الَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعاً سُجَّداً یَّبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضْوَاناً سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِالسُّجُوْدِ ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰۃِ وَ مَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّ اَجْراً عَظِیْماًO (الفتح آیت: ۳۰)

ترجمہ: محمد رسول اللہ اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کفار کے مقابل پر بہت سخت ہیں (اور) آپس میں بے انتہا رحم کرنے والے۔ تو انہیں رکوع کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھے گا۔ وہ اللہ ہی سے فضل اور رضا چاہتے ہیں۔ سجدوں کے اثر سے ان کے چہروں پر ان کی نشانی ہے۔ یہ ان کی مثال ہے جو تورات میں ہے۔ اور انجیل میں ان کی مثال ایک کھیتی کی طرح ہے جو اپنی کونپل نکالے پھر اسے مضبوط کرے پھر وہ موٹی ہو جائے اور اپنے ڈنٹھل پر کھڑی ہو جائے، کاشتکاروں کو خوش کر دے تا کہ ان کی وجہ سے کفار کو غیظ دلائے۔ اللہ نے ان میں سے ان سے، جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے، مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ کیا ہوا ہے۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم شَیْئاً قَطُّ بِیَدِہٖ وَ لَا اِمْرَئَۃً وَّلَاخَادِماً اِلَّا اَنْ یُّجَاھِدَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَا نِیْلَ مِنْہُ شَیْءٌ قَطُّ فَیَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِہٖ اِلَّا اَنْ یُّنْتَھَکَ شَیْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمُ لِلّٰہِ عَزَّوَ جَلَّ. (صحیح مسلم کتاب الفضائل باب مباعدتہ للآثام۔)

ترجمہ: حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی خادم مرد یا عورت کو نہیں مارا۔ ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی راہ میں خوب جہاد کیا۔ آپ کو جب کبھی کسی نے تکلیف پہنچائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اس سے انتقام نہ لیا مگر اللہ تعالیٰ کی کسی قابل احترام چیز کی بے حرمتی اور ہتک کی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی خاطر اس کا انتقام لیتے تھے۔

کلام الامام المہدی علیہ السلام

شرائط بیعت

سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے درج ذیل دس شرائط بیان فرمائی ہیں:

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلاء میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردئ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(اشتہار تکمیل تبلیغ 12 / جنوری 1889ء)

ازافاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

آنحضور ﷺ کا عظیم الشان اسوۂ حسنہ

’’آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی جنگوں کے مخصوص حالات پیدا کئے گئے تھے جن سے مجبور ہو کر مسلمانوں کو جوابی جنگیں لڑنی پڑیں۔لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ آج کل کی جہادی تنظیموں نے بغیر جائز وجوہات کے اور جائز اختیارات کے اپنے جنگجوانہ نعروں اور عمل سے غیر مذہب والوں کو یہ موقع دیا ہے اور ان میں اتنی جرأت پیدا ہو گئی ہے کہ انہوں نے نہایت ڈھٹائی اور بے شرمی سے آنحضرت ﷺ کی پاک ذات پر بیہودہ حملے کئے ہیں اور کرتے رہتے ہیں جب کہ اس سراپا رحم اور محسن انسانیت اور عظیم محافظ حقوق انسانی کا تو یہ حال تھا کہ آپ ﷺ جنگ کی حالت میں بھی کوئی ایسا موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے جو دشمن کو سہولت نہ مہیا کرتا ہو۔آپ ﷺ کی زندگی کا ہر عمل، ہر فعل، آپ ﷺ کی زندگی کا پل پل اور لمحہ لمحہ اس بات کا گواہ ہے کہ آپ ﷺ مجسم رحم تھے اور آپ ﷺ کے سینے میں وہ دل دھڑک رہا تھا کہ جس سے بڑھ کر کوئی دل رحم کے وہ اعلیٰ معیار اور تقاضے پورے نہیں کر سکتا جو آپ ﷺ نے کئے، امن میں بھی اور جنگ میں بھی، گھر میں بھی اور باہر بھی، روزمرہ کے معمولات میں بھی اور دوسرے مذاہب والوں سے کئے گئے معاہدات میں بھی۔آپ ﷺ نے آزادی ضمیر، مذہب اور رواداری کے معیار قائم کرنے کی مثالیں قائم کر دیں۔اور پھر جب عظیم فاتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوئے تو جہاں مفتوح قوم سے معافی اور رحم کا سلوک کیا، وہاں مذہب کی آزادی کا بھی پورا حق دیا اور قرآن کریم کے اس حکم کی اعلیٰ مثال قائم کر دی کہ ﴿لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ﴾ (سورۃ البقرہ: آیت 257) کہ مذہب تمہارے دل کا معاملہ ہے، میری خواہش تو ہے کہ سچے مذہب کو مان لو اور اپنی بخشش کے سامان کر لو، لیکن کوئی جبر نہیں۔آپ ﷺ کی زندگی رواداری اور آزادی مذہب وضمیر کی ایسی بے شمار روشن مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ان میں سے چند ایک کا ذکر کرتا ہوں۔

کون نہیں جانتا کہ مکہ میں آپ ﷺ کی دعویٰ نبوت کے بعد 13 سالہ زندگی، کتنی سخت تھی اور کتنی تکلیف دہ تھی اور آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے کتنے دکھ اور مصیبتیں برداشت کیں۔دوپہر کے وقت تپتی ہوئی گرم ریت پر لٹائے گئے، گرم پتھر ان کے سینوں پر رکھے گئے۔کوڑوں سے مارے گئے، عورتوں کی ٹانگیں چیر کر مارا گیا، قتل کیا گیا، شہید کیا گیا۔آپ ﷺ پر مختلف قسم کے مظالم ڈھائے گئے۔سجدے کی حالت میں بعض دفعہ اونٹ کی اوجھڑی لا کر آپ ﷺ کی کمر پر رکھ دی گئی جس کے وزن سے آپ ﷺ اٹھ نہیں سکتے تھے۔طائف کے سفر میں بچے آپ ﷺ پر پتھراؤ کرتے رہے، بے ہودہ اور غلیظ زبان استعمال کرتے رہے۔ان کے سرداران کو ہلاشیری دیتے رہے، ان کو ابھارتے رہے۔آپ ﷺ اتنے زخمی ہو گئے کہ سر سے پاؤں تک لہولہان ہیں۔اوپر سے بہتا ہوا خون جوتی میں بھی آ گیا۔شعب ابی طالب کا واقعہ ہے۔آپ ﷺ کو، آپ ﷺ کے خاندان کو، آپ ﷺ کے ماننے والوں کو کئی سال تک محصور کر دیا گیا۔کھانے کو کچھ نہیں تھا، پینے کو کچھ نہیں تھا۔بچے بھی بھوک پیاس سے بلک رہے تھے، کسی صحابی کو ان حالات میں اندھیرے میں زمین پر پڑی ہوئی کوئی نرم چیز پاؤں میں محسوس ہوئی تو اسی کو اٹھا کر منہ میں ڈال لیا کہ شائد کوئی کھانے کی چیز ہو۔یہ حالت تھی بھوک کی اضطراری کیفیت۔تو یہ حالات تھے۔آخر جب ان حالات سے مجبور ہو کر ہجرت کرنی پڑی اور ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو وہاں بھی دشمن نے پیچھا نہیں چھوڑا اور حملہ آور ہوئے۔مدینہ کے

رہنے والے یہودیوں کو آپ ﷺ کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی۔ ان حالت میں جن کا میں نے مختصراً ذکر کیا ہے اگر جنگ کی صورت پیدا ہو اور مظلوم کو بھی جواب دینے کا موقع ملے، بدلا لینے کا موقع ملے تو وہ یہی کوشش کرتا ہے کہ پھر اس ظلم کا بدلہ بھی ظلم سے لیا جائے۔ کہتے ہیں کہ جنگ میں سب کچھ جائز ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے نبی ﷺ نے اس حالت میں بھی نرم دلی اور رحمت کے اعلیٰ معیار قائم فرمائے۔ مکہ سے آئے ہوئے ابھی کچھ عرصہ ہی گزرا تھا تمام تکلیفوں کے زخم ابھی تازہ تھے۔ آپ ﷺ کو اپنے ماننے والوں کی تکلیفوں کا احساس اپنی تکلیفوں سے بھی زیادہ ہوا کرتا تھا۔ لیکن پھر بھی اسلامی تعلیم اور اصول وضوابط کو آپ ﷺ نے نہیں توڑا۔ جو اخلاقی معیار آپ ﷺ کی فطرت کا حصہ تھے اور جو تعلیم کا حصہ تھے ان کو نہیں توڑا۔ آج دیکھ لیں بعض مغربی ممالک جن سے جنگیں لڑ رہے ہیں ان سے کیا کچھ نہیں کرتے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں آپ ﷺ کا اسوہ دیکھیں۔''

(اسوۂ رسول اور خاکوں کی حقیقت صفحہ 92 تا 94)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولانا نورالدین صاحبؓ فرماتے ہیں:

تقویٰ : تمام انبیاء کی تعلیم کا خلاصہ تمام نیکیوں کا جامع یہ مبارک کلمہ ہے کہ اتقوا اللہ۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک مخلص نے عرض کیا کہ مجھے ایک ہی نصیحت ایسی دے دیں جس سے میری دنیا و دین سنور جائے اور میں ٹوٹا پانے والوں میں سے نہ ہوں فرمایا ''**خدا سے ڈر اور سب کچھ کر**''۔ یہ حضور ہی کے الفاظ ہیں جو مجھے یاد ہیں۔

فراست : ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ موجودہ مادی ترقی اور کالجوں کی تعلیم اور اس کا اثر دیکھ دیکھ کر خیال آتا ہے کہ دین کی طرف توجہ کب ہو گی۔ فرمایا **وہ زمانہ نزدیک ہے پہلی رات کا چاند سب کو نظر نہیں آیا کرتا۔**

نبی کو جو فراست دی جاتی ہے وہ دوسروں کو نہیں دی جاتی حضور نے جب میری بیعت لی تو میرا ہاتھ پہنچے سے پکڑا۔ حالانکہ دوسروں کے ہاتھ اس طرح پکڑتے جیسے مصافحہ کیا جاتا ہے۔ پھر مجھ سے دیر تک بیعت لیتے رہے اور تمام شرائط بیعت کو پڑھوا کر اقرار لیا۔ اس خصوصیت کا علم مجھے اس وقت نہیں ہوا مگر اب یہ بات کھل گئی۔

رات سجدہ میں گزاردی: مومن کو چاہئے کہ عبرت پکڑے اور ہر ایک واقعہ سے جو دیکھے کوئی نہ کوئی نصیحت حاصل کرے۔ ایک دفعہ حضرت اقدس کے مکان کے نزدیک رنڈی کا ناچ ہو رہا تھا۔ آپ نے آدمی بھیج کر دریافت کیا کہ یہ کیا لیتی ہے معلوم ہوا پانچ روپئے۔ فرمایا میں **(مسیح موعود) نے وہ رات سجدہ میں ہی گزار دی۔ جوں جوں اس کی آواز پہنچتی میں ندامت سے دبا جاتا کہ اللہ اللہ ایک پانچ روپے سی حقیر رقم لے کر یہ خدمت کو ساری رات کھڑی ہے اور ہم جو اپنے مولیٰ کی ہزار نعمتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور ہر وقت اس کے احسان اور انعامات کی بارش ہوتی رہتی ہے ایسے غافل ہوں۔** (الحکم 28 اکتوبر 1912ء)

پیارے آقا کا محبت بھرا خط
مشکوٰۃ کے ’’خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی نمبر‘‘ کی مناسبت سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعودؑ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ھو الناصر

لندن
24-2-09

مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی طرف سے ماہنامہ مشکوٰۃ کا ’’خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی نمبر‘‘ موصول ہوا۔ **جزاکم اللہ احسن الجزاء**۔ ماشاء اللہ خلافت کے مضمون پر مفید تاریخی اور معلوماتی مواد نیز نادر تصاویر کا مجموعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کی تیاری میں خدمت کی توفیق پانے والوں اور قارئین کو ہمیشہ خلافت کے ساتھ گہری وابستگی عطا فرماتا رہے اور اس کی برکات سے فیضیاب فرماتا رہے۔ اللہ آپ کی خدمات کے دائمی اجر عطا فرمائے اور جملہ ذمہ داریاں بہترین رنگ میں نبھانے کی توفیق دے۔ آمین

والسلام
خاکسار
(دستخط حضور انور)
خلیفۃ المسیح الخامس

اداریہ:

جاری فیضان۔مثالی متابعت۔عظیم سرفرازی

سیّدنا وامامنا ومرشدنا حضرت اقدس محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے ﷺ کے وجودِ مبارک کو سراجِ منیر ونورِ کامل، مزمّل ومدثر، احمد ومحمد، اوّل وآخر، شارع وخاتم وغیرہ القابِ جلیلہ سے سرفراز کیا گیا ہے۔آپ ﷺ کے اندر پائے جانے والے فضائلِ روحانیہ، شمائل فطریّہ اور خصائلِ طبعیّہ ایک ایسا تفوّق رکھتے ہیں جن کے آگے دوسرے تمام فضائل وشمائل وخصائل ہیچ معلوم ہوتے ہیں۔

آپ ﷺ کمالیت کے آخری امکانی مقام پر پہنچ کر انسانِ کامل کہلائے۔اس کی وجہ یہ ہیکہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ظلّی اور بروزی طور پر آپ ﷺ کے وجودِ مقدّس سے ظاہر ہوئیں۔اور یہ ایک واضح امر ہیکہ انسانِ کامل وہی کہلا سکتا ہے جو اللہ کے رنگ میں رنگین ہو کر صفاتِ الٰہیہ کا کامل مظہر ہو۔

آپ ﷺ جن اخلاقِ فاضلہ سے مزیّن اور جن صفاتِ حسنہ سے مرصّع تھے اُن کا یکجائی جائزہ لیکر یہی کہا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ جلال وجمال کے مرکّب تھے اور یہی آپ کے تمام فضائل وخصائل کا کمال تھا۔اسی بناء پر آپ ﷺ کا نام قرآن پاک میں احمد بھی رکھا گیا اور محمد بھی رکھا گیا۔''احمد'' صفاتِ جمالی کے اظہار کے لئے ہے تو ''محمد'' صفاتِ جلالی کے اظہار کے لئے ہے۔لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحم صفتِ غضب پر حاوی ہے اسی طرح آپ ﷺ کی صفاتِ جلالی صفاتِ جلالی پر غالب ہیں۔

نبوت کے تھے جس قدر بھی کمال　　　وہ سب جمع ہیں آپ میں لامحال
صفاتِ جمال اور صفاتِ جلال　　　ہر اک رنگ ہے بس عدیم المثال

حضرت رسولِ اکرم ﷺ کی ذات کو اللہ تعالیٰ نے انہی وجوہات کی بناء پر اسوۂ کامل قرار دیکر ہمیشہ کے لئے آپ ﷺ کی متابعت کو اپنے دربار میں رسائی حاصل کرنے کے لئے لازمی قرار دیا۔اور ہر قسم کے روحانی انعامات کو آپ ﷺ کی کامل پیروی کے ساتھ وابستہ کر دیا۔یہ انعام واکرام آپ ﷺ کے فیضان کے جاری ہونے پر دال ہے۔

اس سرفرازی کے بعد آپ ﷺ کی جس نے جس رنگ میں پیروی اور متابعت کی اُسی قدر وہ آپ ﷺ کے فیض سے فیضیاب ہوا اور ایسے تمام لوگ حسبِ مراتب صالحیت، شہیدیت، صدیقیت، اور نبوت کے انعامات سے سرفراز ہوئے اور بارگاہِ ایزدی میں مقبول وممتاز ہوئے۔اسی سعادتمند اور ممتاز زمرے میں سے ایک وجود باوجود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کا بھی تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فناء فی الرسول، اتباعِ رسول اور فدائیت ومحبت کے نہایت ہی اعلیٰ درجہ پر فائز تھے۔کسی بھی شخص کے لئے یہ درجہ اور مقام حاصل کرنا نہ پہلے ممکن ہو سکا اور نہ آئندہ اس کو ممکنات میں سے شمار کیا جا سکتا ہے۔آپ علیہ السلام نے اپنی پوری زندگی میں نبی رحمت ﷺ کی نکتہ انتہاء تک پیروی کی اور ہر لمحہ آنحضرت ﷺ کی محبت میں اس درجہ تک سرشار رہے جس سے آگے اس محبت کے سفر کو طے کرنا محالات میں سے ہے۔آپ علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کی محبت میں اپنے وجود کو ہی کھو دیا اور ایسا کامل ادغام اختیار کیا کہ آپ

کو خود ہی کہنا پڑا ۔ ’’وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے‘‘

حضرت مسیح موعود کا فناء فی الرسول میں اس اعلیٰ مرتبہ تک پہنچنا ازل سے ہی مقدر تھا۔ چنانچہ اس فنائیت اور محویت کے اعلیٰ مقام کی وجہ سے ہی قُرآن مجید میں آپ ﷺ کی بعثت کو حضرت رسولِ عربی ﷺ کی بعثت سے تعبیر کیا گیا۔ اور اپنے اوپر حضرت نبی اکرم ﷺ کے تمام جمالی رنگ چڑھانے کی وجہ سے آپ کو پہلے ہی ’’احمد‘‘ کا نام دیا گیا ہے۔

یہی وہ مثالی متابعت ہے جس میں مضمر حقیقت کو یہ فارسی شعر بخوبی بیان کر رہا ہے ۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اس مثالی متابعت اور فنائیت کے نتیجہ میں ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علی السلام کو اُمّتی نبوّت کا عظیم الشان مرتبہ عطا فرمایا اور اس کے ذریعہ جہاں ایک طرف مذاہبِ غیر کے لئے یہ حجت پیش کی کہ حضرت محمد عربی ﷺ اس شان اور مرتبہ کے نبی ہیں کہ ان کی پیروی اور متابعت سے بھی نبوّت کا مقام حاصل کیا جا سکتا ہے وہاں دوسری طرف اُمّت مسلمہ کے سامنے اس حقیقت اور کامل نمونہ کو ظاہر کیا کہ دیکھو کس طرح کی متابعت حضرت رسولِ اکرم کی ذات تقاضا کرتی ہے اور اس کامل درجہ کی اتباع کے نتیجہ میں کیسی عظیم سرفرازی نصیب ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نمونہ پر عمل کر کے حضرت رسولِ عربی ﷺ کے اُسوۃ کی پیروی کرتے ہوئے الوانِ الٰہیہ اور صفاتِ ربّانیہ سے آراستہ ہونا یہی وہ کڑی ہے جس کے نتیجہ میں ہم فلاح فی الدارین حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (عطاء المجیب لون)

JMB Rice mill Pvt. Ltd.

At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

’’انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔‘‘ (کلام امام الزمان)

NAVNEET JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

میرے آقا رسولِ خدا آپ ہیں   مصطفیٰ مجتبیٰ مرتضیٰ آپ ہیں
وجہ تخلیق ارض وسما آپ ہیں   ہادی و رہنما پیشوا آپ ہیں
دل کا میرے تو بس مدعا آپ ہیں
میرے آقا رسولِ خدا، آپ ہیں

ذات تیری ہی بس اب ہے قبلہ نما   دہریوں کو سکھائے اصولِ دُعا
بطحی کی وادیوں سے اُٹھی یہ صدا   مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ
فخرِ انسانیت بالیقین آپ ہیں
میرے آقارسولِ خدا،آپ ہیں

مردہ روحیں ہوئیں آپ سے تازہ دم   سر ہوئے پھر تو آگے خدا ہی کے خم
جھوٹ نے نہ لیا آپ کے آگے دم   تیرے اعجاز آقا نہ گن پائے ہم
بس کہ میرے تو دلدار آپ ہیں
میرے آقا رسولِ خدا، آپ ہیں

وہ جو مکہ میں تھا ایک بطلِ جلیل   تھا حقیقت میں وہ ہی خدا کا خلیل
اس کا چہرہ حسیں اس کی سیرت جمیل   اس پہ ظاہر ہوا اس کا ربِّ جلیل
حق کے پیارے نبی، با خدا آپ ہیں
میرے آقا رسولِ خدا، آپ ہیں

ذات تیری مجسم دُعا ہی دُعا   عرش تک تیری پہنچی جو آہ و بکا
تجھ پہ ظاہر ہوا تب وہ مولیٰ ترا   بھر دیا نورِ فرقاں سے سینہ ترا
مرشد و مقتدیٰ و امین آپ ہیں
میرے آقا رسولِ خدا، آپ ہیں

آپ آئے تو تاریکیاں چھٹ گئیں   کفر و بدعت کی ظلمات بھی ہٹ گئیں
نورِ فرقاں کی مشعلیں جل گئیں   علم وعرفان کی مجلسیں جگ گئیں
لاجرم کہ حبیبِ خدا آپ ہیں
میرے آقا رسولِ خدا، آپ ہیں

ہے وجود آپ ہی کا رؤف و رحیم   آپ ہی ہیں بشیر و نذیر و کلیم
آپ کے خلق کامل رسولِ کریم   حاملِ شریعت ربِّ بَرًّا لرحیم
بس شکور وقریب و منیب آپ ہیں
میرے آقا رسولِ خدا، آپ ہیں

بے سہاروں کو پھر سے سہارے ملے   بے کناروں کو پھر سے کنارے ملے
حق غریبوں کو سارے کے سارے ملے   وہ جو صدیوں کے بچھڑے تھے آکے ملے
جس نے سب غم بھلایا وہ ذات آپ ہیں
میرے آقا رسولِ خدا آپ ہیں

جینا عورت کا جس وقت دشوار تھا   اس کا دنیا میں رہنا ہی آزار تھا
اُس پہ ظلم وستم کا اک انبار تھا   راہ اس کا کوئی بھی نہ ہموار تھا
دی نجات اس کو جس نے وہ ذات آپ ہیں
میرے آقا رسولِ خدا، آپ ہیں

دُکھ یتیموں کا جس سے نہ دیکھا گیا   بیوگان و غلاموں کو شیدا کیا
ہائے یورپ کے ناداں یہ کیا کر دیا   ایسے آقا پہ تو نے نشانہ کیا
جس نے سب غم اُٹھایا وہ ذات آپ ہیں
میرے آقا رسولِ خدا، آپ ہیں

اے شہہ انبیاء سیّدِ اصفیاء   تجھ پہ قرباں اُمّت کے سب اتقیاء
تیری تکریم کا حق ہو کیسے ادا   جان وارے ہے تجھ پہ مسیحا ترا
روح جس پہ فدا ہو وہ ذات آپ ہیں
میرے آقا رسولِ خدا، آپ ہیں

(تنویر احمد ناصرؔ قادیان)

بانی اسلام ﷺ کا قائم کردہ نظامِ عدل

(طاہر احمد بیگ خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ دارالقضاء قادیان)

اکناف عالم میں ربّ کائنات نے اشرف المخلوقات پیدا فرمانے کے بعد اشرف المخلوقات میں سے ہی وہ اُنکی روحانی وجسمانی نشونما و تربیت کے لئے اپنے خاص بندوں کو مبعوث فرماتا رہا۔ جن کو اسلامی اصطلاح میں انبیاء ورسل کہا جاتا ہے۔ یہ انبیاء اور رسل مختلف اقوام اور مختلف بستیوں میں مبعوث ہوتے رہے اور ربّ کائنات نے جو احکام بتائے اُن ہی کے مطابق بندگانِ خدا کی تربیت کرتے رہے اور تربیت کے ساتھ ساتھ بندگانِ خدا کے درمیان عدل وانصاف کرتے رہے اور تا دمِ زیست اپنے مفوضہ امور کو بخوبی سرانجام دیتے رہے۔ اِن انبیاء و رُسل میں سے سب سے اعلیٰ وارفع مقام ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم کو ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اِسکی خود گواہی دی کہ ’’ہم نے تجھے تمام دُنیا کے لئے رحمت بنا کر مبعوث کیا ہے۔ اور اسی طرح عدل وانصاف قائم کرنے کے بارے خدا تعالیٰ نے اپنے رسول خاص کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ۔ (النّساء)

’’ہم نے تیری طرف یہ صداقت پر مشتمل کتاب یقیناً اِس لئے اتاری ہے کہ تو لوگوں کے درمیان اِس حق کے ذریعہ سے جو اللہ نے تجھے دکھایا ہے فیصلہ کرے۔‘‘

اسمیں خدا تعالیٰ نے واضح رنگ میں اپنے کامل رسول کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ہم نے قرآن جو کہ کامل اور حق پر مشتمل کتاب ہے اس غرض سے نازل کی کہ تُو لوگوں کے درمیان انصاف پر مبنی سچّا فیصلہ کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں واضح فرمایا کہ:۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ (المائدہ)

’’اور جو لوگ اِس کلام کے مطابق فیصلہ نہ کریں جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی حقیقی ظالم ہیں‘‘۔ اللہ تعالیٰ اِس آیت مقدّسہ میں فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ قرآنی احکامات کے مطابق اپنا فیصلہ نہیں کروائیں گے یقیناً وہی لوگ ظالم ہیں۔ کیونکہ صرف قرآن ہی واحد کتاب ہے جس میں خدا تعالیٰ نے جملہ احکامات بیان فرمائے ہیں۔ اور حضرت محمدؐ ہی واحد رسول ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے ہر رنگ میں کامل بنا کر مبعوث فرمایا۔ الغرض رسول کریم ﷺ مقنن اعظم، منتظم اعظم، منصف اعظم، اور رسول اعظم، ونبی اعظم تھے۔ قارئین کرام جب سے انسان مورد وجود میں آیا تب سے ہی دو نظام قائم ہیں ایک نظام، نظام حکومت، اور دوسرا نظام عدلیہ۔ نظام حکومت قوانین مرتب کرتی ہے اور نظام عدلیہ ان قوانین کے مطابق لوگوں کے حقوق دلواتی ہے۔ عصر حاضر میں بھی ہر ملک میں یہ نظام قائم ہیں اگرچہ ناقص ہیں۔ اس دنیا میں فرد واحد حضور ﷺ ہیں جنکو خدا تعالیٰ نے دونوں نظام عطا فرمائے یعنی وہ حاکم اعظم بھی تھے اور منصف اعظم بھی تھے اور ان دونوں اہم نظاموں کے فرائض آپ ﷺ نے اس رنگ میں ادا کئے کہ تا قیامت اس جیسی مثال پیش نہیں کی جاسکتی ہے ہمارے آقا ﷺ کا ہر فیصلہ انصاف پر مبنی ہے اور انسانی فطرت بزبان حال یہ تصدیق کرتی ہے کہ ’’نظیر اسکی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا‘‘ حضرت رسول اکرم ﷺ جن قرآنی اصولوں کے مطابق فیصلہ صادر فرماتے تھے ان میں سے چند ایک کا ذکر درج ذیل کیا جاتا ہے

اسلامی نظامِ عدل کے اصول وضوابط

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وَ اَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَ هُمْ عَمَّا جَاءَ كَ مِنَ الْحَقِّ۔ (المائدہ)

پہلا اصول:- یہ بیان فرمایا کہ ’’بندگانِ خدا کے درمیان احکام الٰہی کے مطابق فیصلہ کیا کرو۔ نہ کہ لوگوں کی خواہشات کے مطابق یعنی ہر وقت ہر لحہ قرآن کریم کو مدِّ نظر رکھو۔

دوسرا اصول:- یٰـاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَایَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰی اَلَّاتَعْدِلُوْ اِعْدِلُوْاهُوَاَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی

اسمیں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ایمان والوں کے لئے ضروری ہے کہ دشمنان کے ساتھ بھی عدل وانصاف کا سلوک کیا کریں۔ مثلاً اگر اسلامی حکومت ہو اور اسمیں دیگر مذاہب کے لوگ بھی ہوں۔ چاہئے کہ اُن کے درمیان بوجہ غیر مذاہب ہونے کہ الگ فیصلہ نہ کیا جائے بلکہ اُن کے جائز حقوق عدل وانصاف کے ساتھ دئے جائیں۔

انسانی فطرت ہے کہ جب اپنی ذات کے متعلق کوئی بات آجاتی ہے تو اُس وقت بچنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ جماعتِ مؤمنین کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ یاد رکھو انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ اپنی ذات کے متعلق بھی کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ دیا کرو۔ ذات سے مراد یہ بھی ہے کہ مثلاً کسی کا بھائی، باپ، دوست وغیرہ ہو تو اگر کسی غیر کے ساتھ کوئی معاملہ پیش آئے یا غیر کا حق اُسکے پاس ہو تو جماعتِ مومنین کے قاضی کو چاہئے کہ اس وقت رشتہ داری کا خیال نہ رکھے بلکہ انصاف کے تقاضوں کو مدِّ نظر رکھے۔ جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال قائم کی کہ ایک مرتبہ دربارِ رسول کی خدمت میں صحابہ کرام نے کسی شخص کی سفارش کی تو حضورؐ نے بڑے جلال سے فرمایا:--

’’خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمدؐ بھی چوری کرتی تو مَیں اُسکا ہاتھ کاٹ دیتا۔‘‘

تیسرا اصول:- وَلَا تَکْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ یَّکْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ (البقرہ 284)

’’کہ گواہ کو مخفی نہ رکھو، جو گواہی مخفی رکھے گا یقیناً اس شخص کا دل گنہگار ہے۔‘‘

چوتھا اصول:- وَلَا یُضَارَّ کَاتِبٌ وَّلَا شَهِیْدٌ (البقرہ 286)

’’کہ کاتب اور گواہی دینے والے کو کوئی تکلیف نہ دو۔‘‘

پانچواں اصول:- وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا (النور آیۃ 5)

’’وہ لوگ جو پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں پھر چار گواہ پیش نہیں کرتے تو اُنہیں اَسّی کوڑے لگاؤ اور آئندہ کبھی انکی گواہی قبول نہ کرو۔‘‘

چھٹا اصول:- وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ کَانَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ‘‘ (النور آیت 7)

البینته علی المدعی والیمین علی المدعا علیه یعنی ثبوت کا

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

بار مدعی پر ہے اور مدعا علیہ کے لئے قسم ہے (بخاری)

قارئین کرام رسول اکرم ﷺ نے جو فیصلہ جات صادر فرمائے ہیں ان میں چند ایک کا ذکر درج ذیل کیا جاتا ہے

فیصلہ جات مصدرہ از حضرت رسول اکرم ﷺ

مدینہ میں ایک لڑکی اپنے گھر سے نکلی۔ اُس نے چاندی کے زیورات پہنے ہوئے تھے۔ ایک یہودی نے اُسے دیکھ لیا۔ زیور کے لالچ میں وہ پاگل ہوگیا۔ اُس نے اُس لڑکی کا سر پتّھر سے کچل دیا۔ لوگ اُسے (خطرناک زخمی حالت میں) اُٹھائے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے۔ گو بری طرح زخمی تھی لیکن کچھ جان ابھی باقی تھی۔ آپؐ نے اُسے پوچھا:

''کیا تجھے فلاں شخص نے مارا ہے؟'' اُس نے نفی میں سر ہلا دیا۔ حضورؐ نے پھر دریافت فرمایا کیا تجھے فلاں نے مارا ہے؟ اُس نے سر اُٹھا کر اشارہ کیا۔ ''نہیں''۔ تیسری دفعہ حضورؐ نے اُس سے پوچھا ''کیا تجھے فلاں یہودی نے قتل کیا ہے؟'' اُس نے سر کے اشارے سے کہا ''ہاں''۔

آپ ﷺ کے ارشاد پر اسی وقت اس یہودی کو بارگاہِ نبوی میں بلایا گیا۔ حضورؐ نے اس پر لگاتار جرح فرمائی آخر اس نے اقرار جرم کرلیا۔ اس پر حضورؐ نے فیصلہ فرمایا..... ''قاتل کے سر کو بھی پتھروں سے کچل دیا جائے''۔ چنانچہ اُس کا سر بھی پتھروں سے کچل دیا گیا۔ صحیح مسلم کے مطابق اُسے سنگسار کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ چنانچہ وہ سنگسار کر دیا گیا۔ اِس کے راوی انسؓ ہیں۔

ایک شخص رسالتماب کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک آدمی ایک شخص کو رسّی سے باندھے گھسیٹتا ہوا وہاں لایا اور عرض کیا:- ''اے اللہ کے رسولؐ! اس نے میرے بھائی کو قتل کیا ہے''۔

حضورؐ نے اُس سے دریافت فرمایا:--

''کیا تُو نے اِس کے بھائی کو واقعی قتل کیا ہے؟'' اِس کے ساتھ ہی آپؐ نے مدعی کو فرمایا ''اے شخص اگر اِس نے قتل کا اقرار نہ کیا تو تمہیں شہادت پیش کرنی پڑ یگی''۔ لیکن ملزم نے اقرار جرم کیا اور کہا ''ہاں! اللہ کے رسول ﷺ''۔ رسول ﷺ نے اُس سے دریافت فرمایا ''کیوں اور کیسے قتل کیا؟'' اُس نے کہا ''اے اللہ کے رسولؐ! مَیں اور اِس کا بھائی لکڑیاں کاٹ رہے تھے۔ اِس کے بھائی نے مجھے گالی دی۔ مجھے غصّہ آ گیا اور مَیں نے اُس کے سَر پر کلہاڑی ماری (جب کہ میرا ارادہ قتل کا نہ تھا) کلہاڑی کے وار سے وہ چل بسا''۔ اِس پر آپ نے دریافت فرمایا ''کیا تُو خون بہا دے سکتا ہے؟''

اُس نے کہا ''اے اللہ کے رسولؐ! میرے پاس اِس کلہاڑی اور چادر کے علاوہ کچھ نہیں ہے''۔ ''حضور نے پوچھا کیا تمہارے قبیلہ والے تمہاری طرف سے خون بہا ادا کر کے تمہیں رہائی دلانے کے لئے آمادہ ہوں گے؟'' اُس نے کہا ''یا رسول اللہ! میری قوم میں مجھے ایسا رُتبہ حاصل نہیں کہ وہ میری طرف سے دیت ادا کرنے کے لئے تیار ہو جائیں''۔

اِس پر آپ ﷺ نے رسّی مدعی کی جانب پھینک دی اور ارشاد فرمایا ''اب تم آپس میں خود فیصلہ کرلو''۔ آپؐ کا ارشاد سنتے ہی مدعی قاتل کو لے جانے کے لئے پلٹا۔ جونہی اُس نے پیٹھ پھیری، آپؐ نے فرمایا ''اگر اِس (مدعی) نے اِس قاتل کو قتل کر دیا تو یہ بھی اِسی کی طرح قاتل ٹھہرے گا''۔

اُس نے یہ سُنا تو یکدم مڑا اور عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! مَیں نے حضورؐ کا ارشاد سُن لیا ہے کہ اگر مَیں نے اِسے قتل کر دیا تو مَیں بھی اِس کی طرح قاتل ٹھروں گا۔ حالانکہ مَیں نے اِسے حضورؐ کے ارشاد کے تحت پکڑا ہے''۔ آپؐ نے فرمایا۔ ''کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ یہ شخص اپنے اور تمہارے بھائی کے گناہوں کا بوجھ اپنے سَر پر لے لے؟'' اُس نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! مجھے منظور ہے''۔

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ابواب الدیات صفحہ ۵۴۱)

جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم اُسے (ہی) قتل کریں گے۔ اور جو شخص

(غلام کا) ناک، کان یا کوئی دوسرا عضو کاٹے گا تو اُس کے بدلے میں اُس کا بھی وہی عضو کاٹا جائے گا اور جو آدمی اپنے غلام کو خصی کرے گا اُسے بھی اُس کے بدلے میں خصی کیا جائے گا۔ (سنن نسائی ج ۳)

حضرت ثعلبہ بن زیدم کا بیان ہے کہ:--

قبیلہ ثعلبہ کے کچھ لوگ حضورؐ کی خدمت میں ٹھیک اُس وقت پہنچے جب آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے (اُنہیں دیکھ کر) ایک آدمی نے عرض کیا ''اے اللہ کے رسول! بنو ثعلبہ کے کچھ لوگوں نے آپ کے فلاں فلاں صحابہ کو قتل کیا تھا'' (اب آپ اُن سے قصاص لیں)۔ آپ نے فرمایا۔ ''ایک شخص کی غلطی کے بدلے دوسرے کو سزا دینا ناجائز ہے''۔

(سنن نسائی ج ۳)

خزام کی بیوہ بیٹی خنساء کا نکاح اسکے والد نے اسکی مرضی اور اجازت کے بغیر کر دیا۔ وہ اس نکاح پر راضی نہ تھی لہذا وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ

اے اللہ کے رسول میرے والد نے میری رضاء کے بغیر میرا نکاح کر دیا جبکہ میری رضامندی نہیں ہے۔ رسول خدا نے نکاح توڑنے کا فیصلہ صادر فرمایا۔ (بخاری)

ابن عباس بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی کنواری لڑکی کی شادی ایک ایسے شخص سے کر دی جس سے اسے نفرت تھی وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا حال بیان کیا

حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ تمہیں اختیار ہے چاہے تو اس نکاح کو فسخ کرے یا قائم رکھے۔

قارئین کرام! رسول اکرم ﷺ نے اپنی زندگی میں بہت سارے فیصلے صادر فرمائے جنکی مثال حضرت آدم سے لیکر آج تک کسی انسان نے پیش نہیں کی اور نہ قیامت تک کر سکتا ہے آپ ﷺ نے دنیا کو الہامات الٰہیہ کی روشنی میں جو نظام عدل عطا فرمایا وہ ہر لحاظ سے بے مثال ہے اسی بے مثالیت کی بناء پر خدا تعالیٰ نے حکم صادر فرمایا کہ

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا.

(سورہ النساء آیت 60)

کہ جب تمہیں کسی شیء کے بارے میں تنازعہ ہو جائے تو اللہ اور

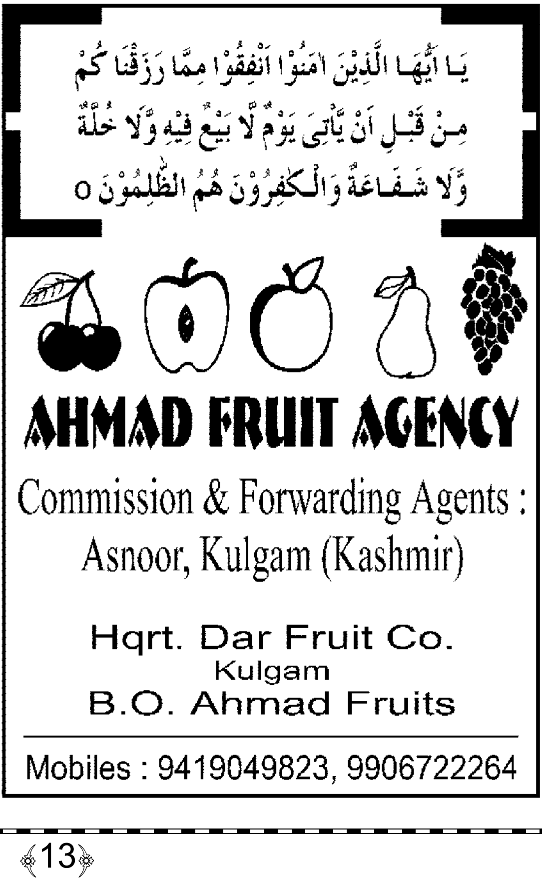

اسکے رسول کی طرف آجاؤ اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہ تمہارے لئے بہترین تاویل ہے

اسی طرح اور ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً (النساء 66) کہ نہیں! تیرے رب کی قسم! وہ کبھی ایمان نہیں لا سکتے جب تک وہ تجھے ان امور میں منصف نہ بنا لیں جن میں ان کے درمیان جھگڑا ہوا ہے۔ پھر تو جو فیصلہ کرے اسکے متعلق وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور کامل فرمانبرداری اختیار کریں۔

حضرت رسول اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ایک آئین قائم فرمایا اور اس آئین کے تحت حضور ﷺ مدینہ کے ملحقہ علاقوں اور قبائل کے چیف جسٹس تسلیم کئے گئے۔ دعویٰ نبوت کے قریباً تیرہ سال گزرنے کے بعد آپ ﷺ نے یہ معاہدہ اوس اور خزرج کے مسلمان لیڈروں سے کیا یہ دنیا کا پہلا تحریری دستور ہے اسکی اہم شقیں احادیث کی کتب میں موجود ہیں ابن ہشام نے اسے مکمل اور اصلی شکل میں محفوظ کر دیا ہے

یہ دستور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع ہوتا ہے اسکی پہلی شق یہ ہے

(هذا كتاب من محمد النبي بين المومنين والمسلمين من قريش ويثرب ومن تبعهم فلحق بهم وجاهد معهم)

☆ یہ آئین محمد النبیؐ کی طرف سے ہے۔ یہ قریش اور یثرب کے مومنوں اور مسلمانوں کے درمیان ہے اور جو اُن کی پیروی کریں۔ اُن سے مِل جائیں، اُن سے مِل کر جہاد کریں۔ اس دستور کی دوسری تا گیارھویں شقیں اس امر پر مشتمل ہیں کہ مدینہ کے تمام قبائل، قریش کے مہاجرین کی طرح اپنے سابقہ طریق کے مطابق انصاف سے خون بہا ادا کریں گے۔ اس معاہدہ کی چند ایک شقوں کا ذکر درج ذیل ہے:

☆۔ مومن اپنے کسی مقروض کو بے سہارا نہیں چھوڑیں گے بلکہ معروف طریقے سے فدیہ اور خون بہا میں اس کی مدد کریں گے۔

☆۔ کوئی مومن کسی دوسرے مومن کے آزاد کردہ غلام کو اُس کے خلاف اپنا حلیف نہیں بنائے گا۔

☆۔ کوئی مومن کسی دوسرے مومن کو کافر کے بدلے قتل نہیں کرے گا۔ اور نہ مومن کے خلاف وہ کسی کافر کی مدد کرے گا۔

☆۔ اللہ کا ذمّہ ایک ہے۔ چھوٹے سے چھوٹا مسلمان بھی پناہ دے سکتا ہے۔ مومن دوسرے کے خلاف ایک دوسرے کے مددگار رہوں گے۔

☆۔ یہودیوں میں سے جو بھی ہماری پیروی کرے گا اُسے مدد اور مساوات حاصل رہے گی۔ جب تک اُس سے مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچے، نہ وہ اُن کے خلاف دوسروں کی مدد کرے گا۔

☆۔ مومنوں کی صلح ایک ہوگی۔ خدا کی راہ میں دورانِ جنگ کوئی مومن دوسرے مومن سے الگ صلح نہیں کرے گا۔

☆۔ کوئی مشرک قریش کو جان و مال کی پناہ نہیں دے گا اور نہ کسی مومن کے خلاف اس طرح کے کسی معاملہ میں دخل دے گا۔

☆۔ کسی مومن کے لئے جو اِس آئین کا اقرار کر چکا ہو اور اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لا چکا ہو نا جائز ہوگا کہ وہ کسی فسادی کی مدد کرے یا اُسے پناہ دے۔ جو اُس کی مدد کرے گا یا اُسے پناہ دے گا تو وہ بروزِ قیامت اللہ کی لعنت اور اُس کے غضب کے نیچے ہوگا اور اُس سے کوئی فدیہ یا بدلہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

☆۔ جب بھی تمہارے درمیان کوئی اختلاف کسی بات میں پیدا ہو تو اُسے خدا اور مصطفیٰؐ کی بارگاہ میں پیش کرنا ہوگا۔

☆۔ وفا کو اختیار کیا جائے نہ کہ غدّاری کو۔

☆۔ یہ آئینؔ کسی ظالم اور غدّار کے کام نہ آئے گا۔ جو کوئی باہر نکلے گا امن کا حق دار ہوگا۔ جو کوئی گھر میں رہے گا وہ بھی مدینہ میں امن کا حق دار ہوگا سوائے ظالم اور غدّار کے۔

زمانہ نبویؐ میں صوبائی عدالتیں

امام سیوطیؒ نے امام ابن حزم کے حوالہ سے تدریب الراوی میں لکھا ہے کہ رسول کریمؐ کے صحابہ میں بلند پایہ مفتی اور اعلیٰ درجہ کے تربیت یافتہ قاضی تھے جن کے اسماء اس طرح ہیں ۔ابوبکر۔عثمان۔معاذ۔سعد بن ابی وقاص۔ابوہریرہ۔انس۔عبدالرحمٰن بن عمرو بن العاص۔سلمان۔جابر۔ابوسعید۔الزبیر۔عبدالرحمٰن بن عوف۔عمران بن حصین۔ابوبکرہ۔عبادۃ بن الصامت۔معاویہ۔ابن الزبیر۔ابوالدرداء یا حذیفہ۔اُم سلمہ رضی اللہ عنھم۔

مقامی قاضی

شروع میں جب مسلمانوں کی آبادی کم تھی اور مدینہ ابھی ریاست کا دارالحکومت نہیں بنا تھا بلکہ ایک قصبہ تھا۔اس زمانہ میں آپ نے مدینہ کے اردگرد کے دیہاتوں کے لئے مقامی قاضی اور ماہرین قانون، دانشور مقرر کردیئے تھے۔جب مدینہ قصبہ سے بڑھتے بڑھتے ایک وسیع اسلامی ریاست کا وفاقی دارالحکومت بن گیا تو حضورؐ نے ضلعی اور صوبائی عدالتیں قائم فرمائیں جن میں ماہر قانون دان، اعلیٰ درجے کے تربیت یافتہ قاضی اور جج مقرر فرمائے۔اگر کوئی مقدمہ کسی ضلعی یا صوبائی جج کے لئے پیچیدہ ہوتا یا کسی ضلعی یا صوبائی عدالت کے فیصلہ کو کوئی فریق چیلنج کرنا چاہتا تو وہ مقدمہ مدینہ کی سپریم کورٹ میں چیف جسٹس یعنی رسول اکرمؐ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا تھا۔

بعض علماء نے یہ ثابت کیا ہے کہ مدینہ میں حضور ﷺ کی مدد کے لئے سب جج مقرر تھے۔اس تعلق میں وہ الترمذی کی احادیث اور ابن العربی کی شرح ترمذی کے حوالے پیش کرتے ہیں۔مدینہ میں آپؐ کے ماتحت و مددگار سب ججوں کے تقرر کے ثبوت میں یہاں حضرت حذیفہ کے تقرر کا واقعہ پیش کیا جاتا ہے۔

ایک مکان میں دو بھائی برابر کے حصّہ دار تھے۔اُنہوں نے درمیان میں دیوار بنا کر اُسے دو حِصّوں میں تقسیم کر لیا۔بعد میں وہ فوت ہو گئے۔اُنہوں نے اپنے پیچھے ورثاء چھوڑے۔ہر وارث نے جھگڑا کیا کہ تقسیم کرنے والی دیوار اُس کی ہے۔وہ اپنا جھگڑا رسولؐ اللہ کی بارگاہ میں لائے۔حضورؐ نے اِس مقدمہ کے فیصلہ کے لئے حذیفۃ بن الیمان کو مقرر کیا۔اُنہوں نے فیصلہ دیا کہ یہ دیوار اُس کی ہے جو اِس کو تھامنے والی رسّی کے زیادہ قریب ہے۔آپ نے فرمایا ''تم نے صحیح فیصلہ دیا ہے''۔(دار قطنی ج ۴ صفحہ ۹۲۲۔بحوالہ کتاب منصف اعظم)

قارئین کرام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے تادمِ زیست عدل و انصاف کے تمام تقاضوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔اور اُمّتِ مسلمہ کو ایک لائحہ عمل دے کر اس دارِ فانی سے رخصت ہوئے۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین نے عدل وانصاف کے تقاضوں کو بمطابق ارشادِ قرآن، سنّتِ رسول اور ارشاد رسولؐ قائم کرنے کی کوشش کی لیکن بدقسمتی سے جب خلفاء راشدین میں سے خلیفۃ الرسول حضرت علیؓ کی وفات کے بعد مسلمان انتشار کے شکار ہوئے اور مسلمانوں کے اندر اتّحاد ختم ہوا اور دشمنانِ اسلام کے عزائم نے مسلمانوں کو منتشر کر دیا تو مسلمان عدل وانصاف کی نعمت سے محروم ہوئے اور عذابِ الٰہی اور مختلف مصائب میں گرفتار ہوئے۔لیکن بمطابق وعدہ الٰہی جب بعثتِ ثانیہ کا ظہور ہوا۔تو پھر سے خدا تعالیٰ نے قرآنی احکامات کے مطابق نظام عدل کا قیام فرمایا۔محبّ خدا و رسول اس نظام میں شامل ہوئے۔میری مراد جماعتِ احمدیہ عالمگیر ہے جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بعثتِ اولیٰ کے عین مطابق نظامِ حکومت عالمگیر اور نظام عدلیہ عالمگیر دونوں موجود ہیں۔اور ہر فیصلہ شریعتِ اسلامیہ حقہ کے مطابق ہوتا ہے اور احمدی مسلمان مرد، عورت کو بمطابق شریعتِ اسلامیہ حقہ حقوق دیئے جاتے ہیں۔الحمد اللہ علی ذالک۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''آج کے زمانے میں سیاست گندی ہوچکی ہے، انصاف اور تقویٰ سے

عاری ہے۔وہ مسلمان ریاستیں جو اسلام کے نام پر اپنی برتری کا دعویٰ کرتی ہیں اُن کی وفا بھی آج اسلامی اخلاق سے نہیں اور اسلام کے بلند و بالا انصاف کے اصولوں سے نہیں بلکہ اپنی اغراض کے ساتھ ہے..........غیر قومیں انصاف کے نام پر بڑے بڑے دعوے کر رہی ہیں گویا وہی ہیں جو دُنیا میں انصاف کو قائم رکھنے پر مامور کی گئی ہیں اور اُن کے بغیر، اُن کی طاقت کے بغیر انصاف دُنیا سے مٹ جائے گا اور مسلمان ریاستیں اسلام کے نام پر بڑے بڑے دعاوی کر رہی ہیں۔مگر جب آپ تفصیل سے دیکھیں تو انصاف کا یعنی اس انصاف کا جو قرآن کریم پیش کرتا ہے ایک طرف بھی فقدان ہے اور دوسری طرف بھی فقدان ہے۔''

(خلیج کا بحران صفحہ ۴۱)

''جب تک نیتوں میں پوشیدہ بھیڑیوں کو انسان ہلاک نہیں کرتا اور عدل پر قائم ہونے کا عہد نہیں کرتا اُس وقت تک دُنیا کو ہرگز امن کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔

لیکن یہاں ایک بہت ہی اہم سوال اُٹھتا ہے کہ جب تک قرآن کا پیش کردہ نظامِ عدل اسلامی دُنیا خود قبول نہ کرے اپنے اپنے ملکوں میں اسلام کا نظامِ عدل جاری کر کے نہ دکھائے اور اپنے نظریات کو عادلانہ نہ بنائے اُس وقت تک وہ دُنیا کو کیسے اسلام کے عدل کی طرف بلا سکتی ہے۔یہ ناممکن ہے جب تک عالمِ اسلام خود عدل پر قائم نہیں ہوتا یعنی قرآن کے تصوّرِ عدل پر قائم نہیں ہوتا، نہ عالمِ اسلام دُنیا کو عدل عطا کر سکتا ہے نہ دُنیا سے عدل کی توقع رکھ سکتا ہے۔۔۔اسلام کی تصویر ظالمانہ طور پر مسخ ہو کر پیش ہو رہی ہے اور ہر اسلامی ملک سے بھی امن اُٹھتا چلا جا رہا ہے۔''

(بحوالہ کتاب خلیج کا بحران)

Love for All, Hatred for None

Subaida Timbers

Dealers in
Teak Timber, Teak Poles,
Rose wood and
All kinds of Furniture

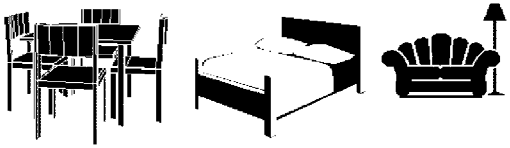

Chandakadavu,
P.O. Faroke, Calicut
Mob. : 9387473240
Off. : 0495-2483119
Res. : 0495-2903020

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمدردی خلق

(از یوسف علی ساگر (ہماچلی) متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔

ترجمہ: اور یقیناً تو بہت بڑے خلق پر فائز ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ انسان کامل تھے اور جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو مکمل کیا ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اگر باغور پڑھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے تو ایک انسان اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کر سکتا ہے کیونکہ رسول کریم ﷺ کی زندگی کے ہر ایک پہلوؤں میں ایسی اعلیٰ تعلیم ہے جو ہم کو کہیں نہیں ملتی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے بارہ میں قرآن کریم میں فرمایا ہے

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِی رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

آج کے اس مضمون میں انسان کامل کی زندگی کے درخشاں پہلوؤں میں سے ایک کو اُجاگر کیا جائیگا جس سے یہ بات عیاں ہوگی کہ رسول کریم ﷺ کے دل میں اپنی امت اور بنی نوع انسان کے لئے کتنا درد تھا اس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَفْسَکَ عَلٰٓی اٰثَارِ ھِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِھٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا (الکھف:۷)

(کیا) اگر وہ اس عظیم الشان کلام پر ایمان نہ لائیں تو تُو اُن کے غم میں شدّتِ افسوس کی وجہ سے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال دے گا۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو تمام نبیوں کا سردار قرار دیا ہے اور آپکی امت کو خیر امت قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا۔

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِ جَتْ لِلنَّاسِ. (آل عمران)

ترجمہ۔ اے مسلمانوں تم بہترین امّت ہو جو لوگوں کے بھلے کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔

اب اس آیت سے ایک بات تو واضح طور پر ثابت ہوتی ھیکہ اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم لوگوں کو لوگوں کی بھالائی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور اسکا سب سے بڑا ذریعہ ہمدردی خلق ہے اسی وجہ سے رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ۔ قوم کا سرداران کا خادم ہوتا ہے اور آپ نے عمر بھر اس اصول کی ایسی لاج رکھی کہ آپ نے خود کو رحمت اللعالمین ہونا ثابت کر دکھایا اور اس بلند مقام کا سب سے بڑا اتقاضا خدمت ہے۔

آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ دین تو خیر خواہی کا نام ہے آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کس چیز کا نام خیر خواہی ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ، اس کی کتاب، اس کے رسول اور عوام الناس کی خیر خواہی۔

(مسلم کتاب الایمان)

Love For All Hatred For None

M. C. Mohammad

Prop. : (Kadiyathoor)

Dealers in

Teak Timber, Timber Log, Teak Poles & Sizes Timber Merchants

Chandakkadave, P.O. Peroke,
Kerala - 673631
Ph. : 0495-2403119 (O), 2402770 (R)

آپ نے اپنی جامعہ اور خوبصورت تعلیم کے ذریعہ سب سے بڑی یہ خدمت کی کہ آپ نے ہر انسان کی جان، مال اور عزت کی حرمت قائم کردی۔ آپ فرماتے تھے کہ مسلمان وہ ہے جسکے ہاتھ سے اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہیں۔ (بخاری کتاب الایمان) اور مومن وہ ہیں جن سے دوسرے تمام انسان امن میں ہیں (مسند احمد جلد 2 ص 215 مطبوعہ بیروت)

حضرت عبداللہ ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ کون لوگ اللہ کو سب سے پیارے ہیں اور کون سے اعمال اللہ کو زیادہ محبوب ہیں، رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کو سب سے پیارے وہ لوگ ہیں جو دوسروں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچاتے ہیں اور اللہ کو وہ اعمال سب سے زیادہ پسند ہیں جن سے اسکا مسلمان بھائی خوش ہو جائے یا جن سے اس کی تکلیف اور دُکھ دور ہو جائیں یا اس کا فرض اداء ہو جائے یا اس کی بھوک مٹ جائے اور پھر رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں کسی مسلمان بھائی سے مل کر اس کی ضرورت پوری کروں تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں مدینہ کی مسجد میں ایک ماہ تک اعتکاف کروں۔ اور جو بھائی اپنے مسلمان بھائی کی مدد کے لئے نکل کھڑا ہوگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے قدم ثابت رکھے گا جس دن سب کے قدم ڈگمگا رہے ہوں گے۔ (المعجم الکبیر لطبرانی جلد 12 ص 453)

آپؐ ہمیشہ فرماتے تھے کے جو شخص اپنے کسی بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کریگا اور جو کسی کی تکلیف دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکلیف دور کریگا اور جو مسلمان کی ستر پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کریگا۔ (بخاری کتاب المظالم)

جب آپ ﷺ مکّی دور میں معاہدہ حلف الفضول میں شریک ہوئے تو اسکے بعد آپ فرماتے تھے کہ اس معاہدہ کی شرکت کی خوشی مجھے اونٹوں کی دولت سے بڑھ کر ہے اور اسلام کے بعد اس معاہدہ کا واسطہ دیکر اگر مجھے مدد کے لئے بلایا جائیگا تو میں ضرور مدد کروں گا۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ھشام) حضرت خدیجہؓ نے پہلی وحی پر رسول کریمؐ کے اخلاق پر جو گواہی دی وہ آپ کی ہمدردی خلق پر گواہ ہے آپ فرماتی ہیں

وَاللّٰہِ لَا یُخْزِیْکَ اللّٰہُ اَبَداً اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَ تَحْمِلُ الْکَلَّ وَ تَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَ تَقْرِی الضَّیْفَ وَ تُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ. (بخاری باب کیف بدء الوحی)

ترجمہ: خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کریگا آپ تو رشتہ داری کے حق ادا کرتے ہیں غیروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں دنیا سے ناپید اخلاق اور نیکی قائم کرتے ہے مہمان نوازی کرتے ہیں اور حقیقی مصائب میں مدد کرتے ہیں۔

ابوجہل کے خلاف مظلوم کی مدد:

مظلوم کی مدد کرنے کے لئے آپؐ دشمن کے خلاف بھی کھڑے ہو جاتے تھے ایک اجنبی ''الاراشی'' سے ابوجہل نے اونٹ خریدا اور اس کی قیمت دینے سے پس وپیش کرنے لگا وہ اجنبی قریش کے گروہ کے پاس مدد کے لئے گیا انہوں نے اس اجنبی کو ازراہِ تمسخر رسول کریمؐ کے پاس بھیج دیا اور کہا کہ محمد ایک ایسا شخص ہے جو اس معاملہ میں تیری مدد کرسکتا ہے وہ شخص آنحضرت ﷺ کی طرف چل پڑا اور قریش نے ایک آدمی اس کے پیچھے بھیج دیا تا کہ پتہ چلے کے کیا معاملہ بنتا ہے وہ شخص حضور کے پاس گیا اور کہا کے ابوجہل سے میرا حق دلوا دیں آپ نے کہا کے چلو اور آپ اس شخص کے ساتھ ابوجہل کے گھر کی طرف چل پڑے اور اس کا دروازا کھٹکھٹایا اس نے پوچھا کون؟ آپؐ نے فرمایا میں محمد ہوں باہر آؤ آپ کو دیکھ کر ابوجہل کا رنگ فک پڑ گیا آپ نے فرمایا اس شخص کا حق دے دو اس نے کہا ابھی لاتا ہوں وہ اندر گیا اور اس مظلوم کا حق اس کو دے دیا ادھر اراشی نے واپس آ کر سردارانِ قریش سے کہا کہ اللہ محمد کو جزائے خیر دے اس نے مجھے میرا حق دلوا دیا۔ اتنے میں قریش کا بھیجا ہوا آدمی بھی آ گیا اور کہنے لگا آج میں نے ایک عجیب نظارہ دیکھا ادھر محمد نے کہا کہ اے ابوجہل اس کا حق دو ادھر فوراً اسنے اس کا حق سے دیا۔ تبھی ابوجہل بھی آ گیا ان سب نے اس سے پوچھا کہ تجھے کیا ہو گیا تھا؟ ابوجہل نے کہا جوں ہی میں نے محمد کی آواز سنی مجھ پر سخت رعب طاری ہو گیا جب

باہر آیا تو دیکھا کہ محمد کے پاس خونخوار اُونٹ ہے اگر میں انکار کرتا تو وہ مجھے پھاڑ ڈالتا۔(السیرۃ النبویۃ لابن ھشام)

اُمّت کے لئے درد:

رسول کریم ﷺ کے دل میں اُمت کے لئے بہت درد تھا، عباس ابن مرداس اسلمیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں عرفات کی شام امّت کے لئے بخشش کی دُعا مانگی۔ آپ کو جواب ملا میں نے تیری اُمّت کو بخش دیا سوائے ظالم کے۔ ظالم سے اس کے ظلم کا بدلہ لیا جائے گا رسول کریم ﷺ نے عرض کیا اے میرے ربّ اگر تو چاہے تو اس کو بھی (مظلوم کو) مظلومیت کی وجہ سے جنّت میں داخل کر سکتا ہے۔ اس شام تو آپ کو اس کا کوئی جواب نہیں ملا مگر مزدلفہ میں صبح کے وقت آپ نے پھر دُعا کی تو آپ کی دُعا قبول ہوگئی۔ آپ مسکرائے۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے پوچھا آپ پر ہمارے والدین قربان ہوں یا رسول اللہ آپ کیوں مسکرا رہیں ہیں؟ آپ نے فر مایا: اللہ کے دشمن ابلیس کو جب یہ پتہ چلا کہ میری دُعا قبول ہوئی ہے اور اللہ نے میری اُمّت کو بخش دیا ہے تو وہ مٹی لیکر اپنے سر میں ڈالنے لگا اور اپنی ہلاکت کی دُعائیں کرنے لگا اسکی گھبراہٹ کا یہ عالم دیکھ کر مجھ سے ہنسی ضبط نہ ہوئی۔(ابن ماجہ کتاب المناسک)

رسول کریم ﷺ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی اُمّت کا خیال رکھتے تھے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں ایک دن رسول کریم ﷺ میرے پاس سے گئے تو آپ خوش تھے لیکن جب واپس آئے تو غمگین تھے۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں کعبہ کے اندر گیا تھا مگر اب افسوس ہو رہا ہے کی کاش ایسا نہ کیا ہوتا کیونکہ م میرے اس فعل کے بعد مجھے اندیشہ ہیکہ میں نے اُمّت کو مشقّت میں ڈال دیا ہے یعنی اگر میرے بعد تمام اُمّتی اندر جانا چاہیں گے تو اپنی کثرت کی وجہ سے نہ جا پائیں گے۔(ابن ماجہ کتاب المناسک باب دخول الکعبۃ) اور پھر اسی طرح رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر میں اُمّت پر گراں خیال نہ کرتا تو ان کو نماز عشاء تاخیر سے پڑھنے کا حکم دیتا۔(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب النوم قبل العشاء) آپ ﷺ فرماتے تھے کہ میں نماز میں اگر بچے کی رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز مختصر کر دیتا ہوں یہ سوچ کر کہ بچے کی ماں کو تکلیف ہو رہی ہوگی (بخاری کتاب الاذان) پھر آپ فرماتے تھے کی اگر میں اُمّت پر گراں خیال نہ کرتا تو ہر نماز سے پہلے مسواک کرنے کا حکم دیتا۔(مسلم کتاب الطہارت) آپ کو اُمّت کے غرباء کا اتنا خیال تھا کہ قربانی کے دن آپ دو موٹے تازے مینڈے خریدتے اور ہر اس شخص کے لئے ذبح کرتے جو توحید اور رسالت کی گواہی دیتا اور دوسرا اپنے اہل وعیال کے لئے قربان کرتے۔(بخاری)

رسول کریم ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کو کیسے برکت دیگا اور پاک کریگا جس کے کمزوروں کو طاقت وروں سے اُن کے حق دلائے نہیں جاتے۔(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن)

خدمت خلق کی تحریک:

رسول کریم ﷺ خدمت خلق کے کام کو خود بھی سرانجام دیتے تھے اور لوگوں کو بھی اس کے بارے میں تحریک کرتے تھے تا کہ لوگوں کے اندر اس کا جذبہ پیدا ہو۔ رسول کریم ﷺ کے زمانے میں ایک شخص نے پھلوں کے کاروبار میں بہت گھاٹا کھایا تو آپ ﷺ نے صدقہ کی تحریک کی جو رقم اکٹھی ہوئی اس سے سارا قرض اداء نہ ہوا آپ نے فرمایا (قرض خواہوں کو) جو ملتا ہے لے لو اور باقی چھوڑ دو اور معاف کر دو۔(مسند احمد بن حنبل)

آپ ﷺ کے پاس جب بھی کوئی غریب مدد کے لئے آتا تو آپ ﷺ لوگوں میں صدقہ کی تحریک کرتے اور کسی بھی طرح اس کی مدد کرتے تھے۔ حضرت معاویہ بن حکم کی ایک لونڈی اُن کی بکریاں چراتی تھی ایک دفعہ ایک بکری کو بھیڑیا کھا گیا۔ معاویہ نے غصہ میں آ کر اس کو ایک تھپڑ دے مارا یہ واقعہ رسول کریم ﷺ کے پاس ذکر ہوا آپ نے معاویہ سے کہا اُس کو میرے پاس لاؤ، جب وہ آئی تو آپ ﷺ نے اُس سے پوچھا اللہ کہاں ہے؟ اُس نے کہا آسمان میں۔ آپ نے کہا میں کون ہوں؟ اُس نے کہا آپ رسول اللہ ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے

جب یہ سنا تو فرمایا اس کو آزاد کر دو یہ مسلمان عورت ہے۔(مسلم کتاب المساجد)

حضرت عبداللہ ابن عمر رسول اللہ ﷺ کی خدمت خلق کے سلسہ میں ایک دلچسپ واقعہ کا ذکر کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ کے پاس کہیں سے دس درہم آئے اتنے میں ایک سوداگر آیا آپ نے اس سے چار درہم میں ایک قمیص خرید لی۔ یہ پہن کر باہر نکلے تو ایک انصاری ملا۔اُس نے آپ سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ قمیص بہت اچھی ہے آپ مجھے دے دیں اللہ آپ کو جنّت کے لباس سے عطا فرمائے۔آپ نے وہ قمیص اسے دیکر سوداگر سے ایک اور قمیص چار درہم میں خرید لی،اب آپ کے پاس صرف دو درہم باقی رہ گئے۔راستہ میں آپ کو ایک لونڈی ملی جو رو رہی تھی آپ نے اس سے اس کا سبب پوچھا۔اس نے کہا گھر والوں نے دو درہم دیکر آٹا لانے بھیجا تھا اور وہ دو درہم کھو گئے ہیں۔آپ نے اس کو اپنے پاس سے دو درہم دے دئے۔ وہ پھر رونے لگی۔آپ نے اس سے پھر پوچھا اب کیوں روتی ہو؟۔اس نے کہا میرے مالک مجھے تاخیر سے گھر آنے پر ماریں گے۔آپ اس کے ساتھ اس کے مالک کے گھر چلے گئے اور اس کے مالک کو کہا کہ اس کو ڈر تھا کہ تم لوگ اس کو مارو گے۔اس نے کہا اے اللہ کے رسول اس لونڈی کی وجہ سے آپ کے قدم اس گھر میں پڑے آج میں اس کو آزاد کرتا ہوں۔رسولِ کریم ﷺ نے اسے نیک انجام کی بشارت دی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے دس درہم میں کتنی برکت دی کہ ایک قمیص اس سے انصاری کو ملی اور ایک میں نے پہن لی اور ایک غلام بھی اس سے آزاد ہو گیا۔میں اس خدا کی تعریف کرتا ہوں جس نے یہ سب کچھ عطا کیا۔(مجمع الزوائد لھیشمی) ایک غریب شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور فرمایا یا رسول اللہ ﷺ میں تو ہلاک ہو گیا میں نے رمضان کے مہینے میں اپنی بیوی کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کر لئے ہیں۔آپ نے فرمایا ایک گردن آزاد کر دو اس نے کہا مجھے اس کی کیا توفیق۔فرمایا مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ لو۔اُس نے کہا مجھے اس کی بھی طاقت کہاں پھر آپ نے اسے کہا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔اس نے عرض کیا اللہ کے رسول مجھے اسکی بھی طاقت نہیں۔دریں اثناء ایک کھجور کی ٹوکری رسولِ کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئی آپ نے اس بے حال سائل کی طرف دیکھا اور وہ ٹوکری اس کے حوالے کر کے کہا کہ صدقہ کر دو۔اس نے کہا یا رسول اللہ مدینہ میں مجھ سے زیادہ غریب کون ہے آپ اس پر مسکرائے اور کہا پھر یہ کھجوریں خود ہی لے لو۔

(بخاری کتاب الادب)

نبی کریم ﷺ غرباء کی عزت نفس کا بھی بہت خیال رکھتے تھے فرمایا کرتے تھے کہ ہر کمزور اور ضعیف آدمی جنّتی ہے۔(بخاری کتاب الادب) آپ غرباء کو کھانے وغیرہ کی دعوتوں میں بلانے کی تحریک کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ وہ دعوت بری ہے جس میں صرف امراء کو بلایا جائے اور غرباء کو شامل نہ کیا جائے۔ (بخاری کتاب النکاح)

عیادتِ مریض:

رسولِ کریم ﷺ نے ایک حدیث بیان فرمائی جس سے خلق خدا کی ہمدردی کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔فرمایا:

اللہ قیامت کے دن فرمائے گا اے ابن آدم میں بیمار تھا اور تو نے میری عیادت نہ کی وہ کہے گا اے میرے خدا میں کیسے تیری عیادت کرتا۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے علم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا۔اگر تم اس کی عیادت کرتے تو مجھے اس جگہ پاتے لیکن تو نے اس کی عیادت نہ کی۔پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے مجھے کھانا نہ دیا۔بندہ کہے گا یا اللہ تو تو خالق ہے میں کیسے تجھ کو کھانا کھلاتا۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے فلاں بندہ نے تم سے کھانا مانگا لیکن تو نے اسے کھانا نہیں دیا اگر تو اسکو کھانا کھلاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔پھر اللہ تعالیٰ کہے گا اے ابن آدم!میں نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے مجھے پانی نہ دیا بندہ پھر کہے گا یا اللہ میں تجھے کیسے پانی پلاتا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا اگر تو اس کو پانی پلاتا تو مجھے اس کے پاس موجود پاتا۔(مسلم کتاب البروالصلہ)

رسولِ کریم ﷺ اپنے بیمار صحابہ کی خود عیادت کرتے تھے اور بعض اوقات دُعا کے ساتھ دوا بھی تجویز کرتے۔ آپ فرماتے تھے ہر بیماری کی دوا ہوتی ہے۔ بعض بیماریوں کا علاج روحانی دُعا وغیرہ سے کرتے تھے۔ حضرت ابوھریرہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور میری طرف توجہ فرمائی تو فرمایا کہ کیا تمہارے پیٹ میں درد ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا نماز پڑھو اس میں شفاء ہے۔

(ابن ماجہ کتاب الطب)

اسی طرح آپ دم اور دُعا سے بھی علاج فرمایا کرتے تھے۔ اپنی بیماری کے دنوں میں قُرآن کی آخری دوسورتیں پڑھتے تھے (معوّذتین) اسی طرح سورۃ فاتحہ کی دُعا سے بھی بسا اوقات علاج کیا کرتے تھے۔

(بخاری کتاب المریض)

آپ ﷺ خدمت خلق کے کاموں کے متعلق اپنے صحابہ کا جائزہ لیا کرتے تھے تا کہ ان میں یہ جذبہ بڑھے۔ ایک روز آپ نے اپنے صحابہ سے پوچھا آج کس نے روزہ رکھا ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا میں نے۔ پھر پوچھا کس نے مریض کی عیادت کی؟ حضرت ابوبکرؓ نے کہا میں نے۔ پھر آپ نے فرمایا کس نے آج مسکین کو کھانا کھلایا؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا مجھے یہ سعادت بھی حاصل ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا جس شخص نے یہ سب باتیں ایک دن میں جمع کیں وہ جنّت میں داخل ہوا۔ (مسلم کتاب الفضائلؓ)

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کسی مریض کی جب عیادت کرتے یا مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ یہ دُعا پڑھتے:

اَذھب البأس رَبَّ النّاسِ اِشفِ و انت شافی لا شفاء الّا شفائک شفاءً کاملاً لا یغادر سقماً . (بخاری کتاب المرض)

ترجمہ: اے لوگوں کے رب بیماری دور فرما دے۔ تو ہی شفاء عطا کرنے والا ہے شفاء دے دے تیری شفاء کے سوا کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفاء عطا کر جو کہ کوئی بیماری باقی نہ چھوڑے۔ حضرت عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بھی مسلمان کسی ایسے مریض کی عیادت کرے جس کے موت کا وقت نہ آیا ہو وہ سات مرتبہ یہ دُعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو شفاء دے دیگا:

اَسأ ل اللہ العظیمَ ربَّ العرشِ العظیمِ اَنْ یَشفِیکَ

(ابو داؤد کتاب الجنائز)

ترجمہ: میں سب سے عظیم اللہ سے دُعا کرتا ہوں جو عظیم عرش کا رب ہے کہ وہ آپ کو شفاء دے۔

رسولِ کریم ﷺ شہد پسند کیا کرتے تھے اور بطورِ دوا بھی تجویز فرماتے تھے۔ ایک دفعہ کسی شخص کے بھائی کے پیٹ کی بیماری کا حضور ﷺ کے پاس ذکر ہوا، آپ نے اس کو کہا کہ اپنے بھائی کو شہد پلاؤ اس نے اپنے بھائی کو شہد پلایا مگر مرض ٹھیک نہیں ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر سے پلاؤ۔ اس نے پھر سے پلایا اور کہا کہ پیٹ مزید خراب ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر سے پلاؤ تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے اور اللہ کا کلام سچّا ہے کہ شہد میں شفاء ہے۔ (بخاری کتاب الطب)

آپ ﷺ بیمار مسلمان کا خاص خیال رکھتے تھے۔ حضرت کعب ابن عجزہ سفرِ حج میں آپ کے ساتھ شریکِ سفر تھے۔ ان کے بال لمبے تھے اور سر میں جوئیں بہت پڑ گئی تھیں حالتِ احرام میں سر بھی نہیں منڈوا سکتے تھے۔ آپ ﷺ ان کے پاس سے گزرے تو ان کی تکلیف دیکھ کر فرمایا کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے اسی وقت حجام کو بلوایا جس نے عجزہؓ کے سر کے بال مونڈ دئے۔ پھر فرمایا اب احرام میں بال منڈانے کا کفارہ ادا کرو۔

الغرض نبی کریم ﷺ نے ہمدردی خلق میں بہترین عملی نمونہ قائم کر کے دکھایا۔ پس اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہم کو انسانِ کامل رسولِ کریم ﷺ کے بتائے ہوئے راہِ راست پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (اللھم آمین)

۲۳ مارچ تاریخ عالم کا ایک اہم دن

(از محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور)

اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بشر کو ایک امتیازی مقام حاصل ہے۔ اسکے اندر اللہ تعالیٰ نے دوسروں کی نسبت بہت زیادہ اور ممتاز قوتیں عطا فرمائی ہیں مگر ساتھ ہی عبادت الٰہی کی ذمہ داری بھی اسے ہی دی گئی ہے اور یہ بشر اپنے گردوپیش کے حالات وواقعات کا مشاہدہ بھی کرتا ہے اور مرتب بھی کرتا ہے اور یہی حالات وواقعات اعداد وشمار اور اوقات کے ساتھ جمع ہو جائیں تو وہ تاریخ کا حصہ بن جاتے ہیں۔ اور اس میں سبق سیکھنے کیلئے مواد مل جاتا ہے۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے اپنی شان سے ظاہر ہوتے ہیں اور ہر دن نیا دن اور نئی شان والا ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا

کل یوم ھوفی شان (سورۃ الرحمٰن آیت ۳۰)

ترجمہ: وہ ہر وقت نئی حالت میں ہوتا ہے۔

اور اس ارشادِ خداوندی کو سامنے رکھیں تو کوئی واحد دن بھی اللہ تعالیٰ کی جلوہ نمائی سے خالی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر آپ کے سب سے بڑے عاشق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ظاہر ہونے والی شان تو ممتاز ہی ہوگی۔ غارِ حرا میں نزول وحی کے آغاز کا دن بہت بہت اور بہت ہی اہم دن تھا مگر اس خاص دن یا قریب کے ایام میں دنیا نے اس پر کوئی خاص دھیان نہیں دیا۔ مگر دنیا کی تقدیر کو بدلنے والا وہی مبارک دن تھا جس کی برکت سے چند سالوں کے بعد دنیا کی دکھائی دینے والی بڑی بڑی طاقتوں مثلاً قیصرو کسریٰ نے بھی اسلام کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا پھر اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز شہر لدھیانہ (ہندوستان بھارت) کی ایک گلی میں حضرت صوفی احمد جانؓ کے مکان میں ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ سے ہوا۔ مگر اس واقعہ کی طرف بھی (غارِ حرا والے واقعہ کی طرح) دنیا نے خاص دھیان نہیں دیا گو کہ اس زمانہ میں اخبارات کا چلن تھا۔ مگر کسی اخبار نے بھی بیعت کے اس واقعہ کا ذکر ایک جملہ میں بھی نہیں کیا۔

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ کو لدھیانہ میں ہونے والے اس واقعہ کو دنیا اگر نظر انداز کرتی ہے تو ہمیں کوئی شکوہ نہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ دنیا تو اس کے قدموں میں خادم بن کر آئے گی۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اس تاریخی واقعہ کو اب تو ایک سو سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے اور اب تو اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت اسقدر عیاں ہو چکی ہے کہ اسی کے فضل سے جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ابدال شام بھی دعا کرتے ہیں تو بادشاہ اس کے پرانے اور بوسیدہ کپڑوں سے برکت ڈھونڈ رہیں ہیں اور پا رہے

She
COLLECTIONS
KANNUR
Fort Road
Ph.: 0497 - 2707546
South Bazar
Ph.: 0497 - 2768216

ہیں اور تقسیم بھی کررہے ہیں اور اس جماعت کی تشہیر کی خدمت کے لئے ایک اخبار کی بات نہیں کئی مشہور اخبار اپنے خاص ضمیمے بھی شائع کررہے ہیں اور آڈیو ویڈیو یعنی الیکٹرونک میڈیا اس جماعت کے ذیلی واقعات کی کوریج دے رہی ہے ایک نادان (مولوی ثناء اللہ امرتسری) نے حضرت مسیح موعود علیہ اسلام کی طبعی وفات کے وقت اس حسرت کا اظہار کیا تھا کہ اس مرزا کی کتابوں کو (نعوذ باللہ) جلا دیا جائے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے پہلے تو اسے خوب مہلت دی کہ دل کھول کر لمبے عرصہ تک مخالفت کرے اور اپنا لٹریچر جمع کرے پھر خدا تعالیٰ کی تقدیر یوں چلی کہ اس بیچارے کی کتابیں اسکی آنکھوں کے سامنے اسی انجام کو پہنچیں جس کے لئے وہ حسرت رکھتا تھا کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے ساتھ ہو اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر یوں بھی چلی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کی حفاظت کی ذمہ داری جدید میڈیا نے خادمانہ طور پر لے لی ہے۔ جدید آلات نے اس کی حفاظت کی ذمّہ داری اس طرح لے لی ہے کہ اب احمدیہ ویب سائٹ سے جو چاہے جب چاہے جتنا چاہے اس روحانی خزائن کو حاصل کرلے اور ایک نادان محمد حسین بٹالوی نے دعویٰ کیا تھا ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ سے پھوٹنے والے نورِ کامل کو اپنے مونہوں کی پھونکوں سے بند کردے اس بے چارے کا خانہ ہی خراب نہیں ہوا بلکہ قبر تک بے نشان ہوگئی اور اس کے نواسے کو اپنے نانا پر لعنت ڈال کر عافیت کے حصار حضرت اقدس امام مہدی علیہ السلام سے وابستگی میں پناہ لینی پڑی اور جلسہ سالانہ قادیان دسمبر ۲۰۰۶ کے موقعہ پر اسٹیج پر کھڑے ہوکر انہوں نے اس کی شہادت دی اور حضرت عکرمہ بن ابو جہل کی یاد تازہ کر دی۔ (اخبار بدر ۴ جنوری ۲۰۰۷ صفحہ ۱۱ کالم ۴)

حضرت امام مہدی علیہ السلام امام الزمان تھے اور امام الزماں جو ہوتے ہیں ان کے انوار کی برکتیں نرالی شان رکھتی ہیں چنانچہ حضرت امام مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ:۔

حقیقت یہ ہے کہ جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزارہا انوار اس کے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں اس کی صورتِ انبساطی پیدا ہوجاتی ہے اور انتشار روحانیت اور نورانیت ہوکر نیک استعدادیں جاگ اٹھتی ہیں پس جو شخص الہام کی استعداد رکھتا ہے اسے سلسلہ الہام شروع ہو جاتا ہے اور جو شخص فکر اور غور کے ذریعہ سے دینی تفقّہ کی استعداد رکھتا ہے اسکے تدبر اور سوچنے کی قوت کو زیادہ کیا جاتا ہے اور جس کی عبادت کی طرف زیادہ رغبت ہو اسکو تعبد اور پرستش میں لذت عطا کی جاتی ہے اور جو شخص غیر قوموں کے ساتھ مباحثات کرتا ہے اسکو استدلال اور اتمام حجت کی طاقت بخشی جاتی ہے اور یہ باتیں درحقیقت اسی انتشار کا نتیجہ ہوتا ہے جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اترتی اور ہر مستعد کے دل پر نازل ہوتی ہے (ضرورۃ الامام روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۴۷۴)

سائنسی ایجادات والے دماغ جو باصلاحیت ہوتے ہیں وہ بھی انہی انوار کا پرتو ہوتے ہیں۔ اور یہ طبعی حالات روحانیت کے تابع ہوتے ہیں چنانچہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مرزا طاہر احمد خلیفہ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے برموقعہ سالانہ اجتماع انصار اللہ ربوہ ۱۹۸۱ فرمایا:

,,ہماری خاطر ہی یہ ایجادیں ہورہی ہے۔‘‘

(انصار اللہ سے خطاب صفحہ ۴ مطبوعہ ربوہ)

بہر حال یہ سب سائنسی ایجادیں جس کے اندر پریس آڈیو ویڈیو

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA
☎ : Wandoor (O) 247392, (R) 247192

الیکٹرونک میڈیا وغیرہ امام الزمان کے لیے خادمانہ حیثیت رکھتی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا کا نتیجہ بھی ہیں اسی دعا کا ذکر کرتے ہوئے حضرت حافظ روشن علیؓ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ ریلیں اور تاریں کیوں بنی؟ ان کے بننے کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کو نکلے تو آپکے دوستوں کو تکلیف ہوئی آپ نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اَطْوِلَنَا الارض یعنی اے خدا ہمارے لئے زمین کو لپیٹ دے پس یہ آپ ہی کی دعا کی برکت ہے میں تو جب ریل پر سوار ہوتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں۔

(الفضل ۳۰ جنوری ۱۹۱۴ء بحوالہ سیرت سوانح حضرت حافظ روشن علیؓ صفحہ ۴۰ مؤلفہ سلطان احمد پیرکوٹی)

خدا کے مامور اور امام الزمان کے لیے زمین لپیٹ دی جائے تو کوئی تعجب نہیں کیوں کہ یہ تو اسی غرض کے لئے وجود میں آئی ہے اور یہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں ہونے والے واقعہ کی طرف لوگوں نے اور سائنسی ایجادات نے پریس اور پبلیسٹی نے اگر اس وقت دھیان نہیں دیا تو کیا ہوا مگر خدا نے جسے امام الزمان بنایا ہے اس کے کپڑوں سے ادنیٰ سے اعلیٰ تک گدا سے بادشاہ تک سبھی برکت حاصل کریں گے ابھی اس واقعہ (۲۳ مارچ ۱۸۸۹) کو ایک سو سال بھی پورے نہیں ہوئے تھے کہ بادشاہوں نے بھی امام الزمان کے خلیفہ سے دست سوال دراز کرنا شروع کر دیا کہ ہم کو بھی ان کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈنے کا موقع دیں اور ہمیں بھی عافیت کے حصار میں آنے کا موقع دیں۔ حضرت امام الزمان علیہ السلام نے یہ بھی فرمادیا کہ اگر کوئی مرکر واپس آسکتا تو وہ دو تین صدیوں کے بعد دیکھ لیتا کہ ساری دنیا احمدی قوم سے اس طرح پُر ہے جس طرح سمندر قطرات سے پُر ہوتا ہے۔

(تشحیذ الاذہان جنوری ۱۹۱۳ء ص ۳۹ بروایت مرزا یعقوب بیگ صاحب)

پس امام الزمان جو انسان کامل ہوتا ہے اس کی طرف ہی سب کو جلد یا بدیر آنا ہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''انسان کامل خدا تعالیٰ کی روح کا جلوہ گاہ ہوتا ہے۔ ہر ایک انسان کا عہد ہے کہ اس سے ڈرے۔ یہ معرفت کا آخری بھید ہے جو بغیر صحبت کاملین سمجھ مین نہیں آسکتا۔ چونکہ یہ نہایت دقیق اور نہایت درجہ نادر الوقوع ہے اسی لئے ہر ایک فہم اس کی فلاسفی سے آگاہ نہیں۔ مگر یاد رکھو کہ ہر ایک چیز خدا تعالیٰ کی آواز سنتی ہے اور ہر ایک چیز پر خدا تعالیٰ کا تصرف ہے اور ہر ایک چیز کی تمام ڈوریاں خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ اس کی حکمت ایک بے انتہاء حکمت ہے جو ہر ایک ذرّہ کی جڑ تک پہنچی ہوئی ہے اور ہر ایک چیز میں اتنی ہی خاصیتیں ہیں جتنی اس کی قدرتیں ہیں جو شخص اس بات پر ایمان نہیں لاتا وہ اس گروہ میں داخل ہے جو مَا قَدَرُوْا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ کی مصداق ہیں۔ اور چونکہ انسان کامل مظہر اَتم تمام عالم کا ہوتا ہے اسی لئے تمام عالم اس کی طرف وقتاً فوقتاً کھینچا جاتا ہے وہ روحانی عالم کا ایک عنکبوت ہوتا ہے اور تمام عالم اس کی تاریں ہوتی ہیں۔ خوارق کا یہی سرّ ہے۔'' (برکات الدعا روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳)

پس روحانی عالم کے عنکبوت ہونے کی وجہ سے اسلام کی نشأۃ اولیٰ کے آغاز کا دن اور اسلام کے نشأۃ ثانیہ کے آغاز کا دن ۲۳ مارچ تاریخ عالم کا ایک اہم دن ہے۔

امروز قوم من نہ شناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کنند وقت خوشترم

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِماً
فِی ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَ بَعْثٍ ثَانِی

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور
نُزُولِ وحی و اِلھام

(از گیانی مبشر احمد خادم استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی بنیاد الہام الٰہی پر ہے۔ آپ علیہ السلام پر نازل ہونے والی وحی اور الہام واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھے جو آپ علیہ السلام کی صداقت کا بیّن ثبوت ہیں لیکن اس کے متعلق نام نہاد ملّاؤں کی طرف سے بھولے بھالے مسلمانوں کے دلوں میں بہت سے وساوس پیدا کئے جاتے ہیں۔ اس لئے پہلے خود وحی و الہام کی حقیقت و اہمیت کے متعلق علم ہونا چاہئے تاکہ دوسروں کے وساوس کو دُور کیا جاسکے اس کے لئے قارئین کو درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتابوں میں جگہ جگہ وحی و الہام کی حقیقت بیان کی ہے۔ اسی طرح آپؑ نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب ''حقیقۃ الوحی'' میں اس مضمون کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

محترم مرزا حنیف احمد صاحب نے اپنی کتاب ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم فہم قرآن'' (آپؑ کے فرمودات کے مطابق) کے بارِ اوّل صفحہ 511 تا 526 میں وحی و الہام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات مختلف عناوین کے ساتھ تحریر کئے ہیں جن کے مطالعہ سے وحی و الہام کی حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے۔ (اللہ کے فضل سے محترم مرزا حنیف احمد صاحب کی یہ کتاب نہایت مفید اور علمی ہے جس میں مختلف عناوین کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات تحریر کئے گئے ہیں) اسی طرح محترم سیّد داؤد احمد صاحب مرحوم آف ربوہ نے بڑی محنت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب کا مطالعہ کر کے مختلف عناوین کے تحت آپؑ کی سیرت کے تمام پہلوؤں کو اُجاگر کیا ہے اس کتاب کا نام ''حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اپنی تحریروں کی رُو سے'' ہے یہ بھی نہایت مفید اور علمی کتاب ہے اس کتاب کے صفحہ ۳۲۳ تا ۳۹۸ میں وحی الہام کشوف اور رؤیا کی حقیقت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں میں سے اقتباسات تحریر کئے گئے ہیں اس کے علاوہ اس موضوع پر دو اور اہم کتابیں ہیں اوّل محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کی کتاب ''نزول وحی'' اور دوم محترم مولانا محمد صادق سماٹری صاحب مرحوم سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا و ملیشیا کی کتاب ''حقانیت احمدیت''۔ خاکسار نے اپنے مضمون کے لئے ان کتابوں سے استفادہ کیا ہے اور حتی المقدور کوشش کی ہی کہ حوالے اصل کتابوں سے ہی درج کیے جائیں۔ اب ذیل میں انہی کتابوں میں سے اخذ کی گئی بعض اہم باتیں درج کی جاتی ہیں۔

وحی والہام کے معنی:

لغت کے مطابق لَھُمٌ کا مطلب ہے کسی چیز کو ایک ہی دفعہ نگل جانا اور الہام جب اللہ تعالیٰ کے تعلق میں بولا جائے تو اس کے معنے ہوتے ہیں اللہ کا کسی کی طرف وحی کرنا کسی کو سمجھانے کے لئے اس کے سامنے بات کرنا کسی کو نیکی کی بات بتانا (اَقْرَبُ الْمَوَارِد)

الہام کے معنے ہیں کسی بات کا دل میں ڈالنا اور یہ مخصوص ہے اس بات کے لئے جو اللہ تعالیٰ یا فرشتوں کی طرف سے دل میں ڈالی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے: اَنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رَوْعِیْ یعنی روح القدس نے میرے دل میں ڈالا۔ (مُفْرَدَاتِ رَاغِب)

وحی جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونی بیان ہو تو اسکے معنے ہوتے ہیں کسی کے دل میں اللہ تعالیٰ نے بات ڈالی یا اس سے مخفی طور پر کلام فرمایا

غالب طور پر یہ لفظ انبیاء پر اُترنے والے کلام الٰہی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ (اَقْرَبُ الْمَوَارِد)

وحی کے اصل معنیٰ ہیں تیزی سے اشارہ کرنا، جلدی سے کلام کرنا خواہ وہ اشارہ سے ہو یا کسی چیز کے سامنے لانے سے یا محض آواز سے یا کسی عضو کے ہلانے سے یا لکھ کر۔ اس کلام کو بھی وحی کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء اور اَولیاء کی طرف بھیجتا ہے اور یہ کئی طرح سے ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ (شوریٰ:۵۲)

ترجمہ: اور کسی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پردے کے پیچھے یا کوئی پیغام رِساں بھیجے جو اس کے اِذن سے جو وہ چاہے وحی کرے۔

ان لغوی معانی سے معلوم ہوا کہ الہام اور وحی ہم معنیٰ استعمال ہوتے ہیں یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کے اوپر کلام نازل کرنا قرآن کریم میں اس کے لئے وحی کا لفظ ہی استعمال ہوا ہے۔

حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید جو حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے پوتے اور حضراتِ دیوبند کے استادِ اوّل تھے فرماتے ہیں:-

''یہ جان لینا چاہئے کہ وحی کی ایک قسم الہام بھی ہے وہ الہام کہ جو نبیوں پر اُترنا ثابت ہے اُسے وحی کہتے ہیں اور اگر وہ غیر نبیوں پر اُترے تو اسے محدثیت کہہ دیتے ہیں اور قرآن کریم میں الہام کو ہی خواہ وہ انبیاء پر اُترے یا غیر انبیاء پر وحی کہا گیا ہے۔

(منصب امامت، صفحہ ۳۱-۳۲، بحوالہ نزول وحی، صفحہ ۶)

معلوم ہوا کہ درحقیقت وحی اور الہام ایک ہی چیز ہیں ۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''الہام ایک اِلقائے غیبی ہے کہ جس کا حصول کسی طرح کی سوچ اور تردّد اور فکر اور تدبّر پر موقوف نہیں ہوتا اور ایک واضح اور منکشف احساس ہے کہ جیسے سامع کو متکلم سے یا مضروب کو ضارب سے یا ملموس کو لامس سے ہو محسوس ہوتا ہے اور اس سے نفس کو مثلِ حرکات فکریہ کے کوئی الم روحانی نہیں پہنچتا بلکہ جیسے عاشق اپنے معشوق کی رؤیت سے بلاتکلف انشراح اور انبساط پاتا ہے ویسا ہی روح کو الہام سے ایک ازلی اور قدیمی رابطہ ہے کہ جس سے روح لذت اُٹھاتا ہے۔ غرض یہ ایک منجانب اللہ اعلام لذیذ ہے جس کو نفث فی الرّوع اور وحی بھی کہتے ہیں۔

(پرانی تحریریں، روحانی خزائن جلد دوم صفحہ ۲۰)

کیا اُمّت محمدیہ میں کوئی ایسے بزرگ ہوئے ہیں جن پر وحی والہام کا نزول ہوا:

شیخ فرید الدین عطارؒ نے اپنی کتاب ''تذکرۃ الاولیاء'' میں حضرت امام جعفر صادقؒ کا یہ قول درج کیا ہے فرمایا کہ: ''اوصاف مقبولیت میں سے ایک وصف الہام بھی ہے جو لوگ دلائل سے الہام کو بے بنیاد قرار دیتے ہیں وہ بددین ہیں۔'' (تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۱۳)

اولیاء اللہ کا الہام کے متعلق نظریہ اسی ایک قول سے سمجھ آجاتا ہے درحقیقت وہ زندگی کی علامت ہی الہام اور وحی کو سمجھتے ہیں۔

تذکرۃ الاولیاء میں حضرت امام ابو حنیفہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں آتا ہے:

''خواب میں حضورؐ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو حضورؐ نے فرمایا کہ اَے ابو حنیفہ اللہ تعالیٰ نے تیری تخلیق میری سنت کے اظہار کے لئے فرمائی ہے لہٰذا دنیا سے کنارہ کش مت ہو۔''

(تذکرالاولیاء، صفحہ ۱۲۶)

اسی طرح امام شافعی کے حالات میں تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ:

''امام شافعی فرماتے ہیں کہ مَیں ایک مرتبہ خواب میں حضورؐ کے دیدار سے مشرف ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اَے لڑکے تم کون ہو؟ مَیں نے عرض کیا کہ آپؐ ہی کی امت کا ایک فرد ہوں ۔ پھر حضورؐ نے اپنے نزدیک بلاکر اپنا لعاب دہن میرے منہ میں ڈال دیا اور فرمایا کہ جا اللہ تجھے برکت عطا کرے پھر اسی شب خواب میں حضرت علی نے انگلی میں سے اپنی انگشتری نکال کر میری انگلی میں ڈال دی ۔'' (تذکرۃ الاولیاء،صفحہ۳۰)

اسی طرح حضرت ابوالعباس قصابؒ کا یہ قول بھی تذکرۃ الاولیاء میں درج ہے کہ:

''فرمایا کہ میرے اور تمہارے مابین یہ فرق ہے کہ مَیں اپنا مدعا خدا کے سامنے بیان کرتا ہوں اور تم اپنا مدعا مجھ سے بیان کرتے ہو اور مَیں اس کو دیکھتا اور سنتا ہوں لیکن تم مجھے دیکھتے اور سنتے ہو حالانکہ انسان ہونے میں ہم دونوں مساوی ہیں ۔''

(تذکرۃ الاولیاء،صفحہ۳۲۳)

پس اس امت میں ایسے اولیاء اللہ کی کمی نہیں جن کے ساتھ خدا تعالیٰ نے مکالمہ فرمایا اور یہ ہونا بھی چاہیئے تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پُرنُور اور پر برکات جو سب اوّلین و آخرین میں اپنی پاک تاثیرات میں سب سے زیادہ تھی اس کے طفیل ان فیوض آسمانی کا دروازہ کھلنا ہی چاہیئے تھا جو پہلی امتوں میں کھلا لیکن یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ وحی کا نزول منزل علیہ کی استعداد کے مطابق ہوتا ہے ان اولیاء اللہ کا جو کام تھا اس کے مطابق یہ الہامات ہیں اسکے بالمقابل انبیاء پر نازل ہونے والے الہامات تو بہت زیادہ وسعت رکھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اللہ تعالیٰ نے وحی اور الہام کا مادہ ہر شخص میں رکھ دیا ہے کیونکہ اگر یہ مادہ نہ رکھا ہوتا تو پھر حجت پوری نہ ہو سکتی اس لئے جو نبی آتا ہے اس کی نبوت اور وحی والہام کے سمجھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کی فطرت میں ایک ودیعت رکھی ہوئی ہے اور وہ ودیعت خواب ہے اگر کسی کو کوئی خواب سچی کبھی نہ آئی ہو تو وہ کیونکر مان سکتا ہے کہ الہام اور وحی بھی کوئی چیز ہے اور چونکہ خدا تعالیٰ کی یہ صفت ہے کہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (بقرہ:۲۸۷) اس لئے یہ مادّہ اس نے سب میں رکھ دیا ہے۔ میرا یہ مذہب ہے کہ بدکار اور فاسق فاجر کو بھی بعض وقت سچی رؤیا آجاتی ہے اور کبھی کبھی الہام بھی ہو جاتا ہے گو وہ شخص اس کیفیت سے کوئی فائدہ اٹھاوے یا نہ اٹھاوے جبکہ کافر اور مومن دونوں کو سچی رؤیا آجاتی ہے تو پھر سوال یہ ہے کہ ان دونو میں کیا فرق ہے۔ عظیم الشان فرق تو یہ ہے کہ کافر کی رؤیا بہت کم سچی نکلتی ہے گویا پہلا فرق کثرت اور قلت کا ہے دوسرے مومن کے لئے بشارت کا حصہ زیادہ ہے جو کافر کی رؤیا میں نہیں ہوتا۔ سوم مومن کی رؤیا مصفّا اور روشن ہوتی ہے بحالیکہ کافر کی رؤیا مصفا نہیں ہوتی چہارم مومن کی رؤیا اعلیٰ درجہ کی ہوگی۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۸۰ تا ۲۸۱)

®
BRB
OFFSET PRINTERS
AND
PUBLISHERS
BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

انسان کو مکالمہ ومخاطبہ کا انعام کس حالت میں ملتا ہے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''اور جب انسان کی محبت خدا کے ساتھ اس درجہ تک پہنچ جائے کہ اس کا مرنا اور جینا اپنے لئے نہیں بلکہ خدا ہی کے لئے ہو جائے تب وہ خدا جو ہمیشہ سے پیار کرنے والوں کے ساتھ پیار کرتا آیا ہے اپنی محبت کو اس پر اُتارتا ہے اور ان دونوں محبتوں کے ملنے سے انسان کے اندر ایک نُور پیدا ہوتا ہے جس کو دنیا نہیں پہچانتی اور نہ سمجھ سکتی ہے اور ہزاروں صدیقوں اور برگزیدوں کا اسی لئے خون ہوا کہ دنیا نے ان کو نہیں پہچانا وہ اسی لئے مکار اور خود غرض کہلائے کہ دنیا ان کے نُورانی چہروں کو دیکھ نہ سکی۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی، صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۵)

ایک اور مقام پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ایک عارف اور کامل انسان اس وقت مکالمہ الٰہیہ کے لئے نہایت ہی استعداد قریبہ رکھتا ہے جب وہ دردمند ہو کر آستانہ الٰہی پر گرتا ہے اور ہر ایک طرف سے منقطع ہو کر اس موافقت اور مصادقت کو جو اس کے رگ و ریشہ میں رچی ہوئی ہے ایک تازہ اور نیا جوش دیتا ہے اور دردناک روح کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد کے لئے التجا کرتا ہے تب خدا تعالیٰ اس کی سنتا ہے اور اسے تودّد اور محبت کے ساتھ جواب دیتا ہے اور اس پر رحم کرتا ہے اور اس کی دعاؤں کو اکثر قبول فرمالیتا ہے۔''

(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۴۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ حالت جس کی وجہ سے آپ پر وحی والہام کا نزول ہوا

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''خدا تعالیٰ اس بات کو جانتا ہے اور وہ ہر ایک امر پر بہتر گواہ ہے کہ وہ چیز جو اس کے راہ میں مجھے سب سے پہلے دی گئی وہ قلب سلیم تھا یعنی ایسا دل کہ حقیقی تعلق اس کا بجز خدائے عزّ وجلّ کے کسی چیز کے ساتھ نہ تھا میں کسی زمانہ میں جوان تھا اور اب بوڑھا ہوا مگر مَیں نے کسی حصہ عمر میں بجز خدائے عزوجل کسی کے ساتھ اپنا حقیقی تعلق نہ پایا۔ گویا رومی مولوی صاحب نے میرے لئے ہی یہ دو شعر بنائے تھے ؎

من ز ہر جمعیتے نالاں شدم
جفت خوشحالاں و بد حالاں شدم
ہر کس از ظن خود شد یار من
داز در دن من نجست اسرار من

اگرچہ خدا نے کسی چیز میں میرے ساتھ کمی نہیں رکھی اور اس درجہ تک ہر ایک نعمت اور راحت مجھے عطا کی کہ میرے دل اور زبان کو یہ طاقت ہرگز نہیں کہ مَیں اس کا شکر ادا کر سکوں تاہم میری فطرت کو اس نے ایسا بنایا ہے کہ مَیں دنیا کی فانی چیزوں سے دل برداشتہ رہا ہوں اور اس زمانہ میں بھی جب کہ میں اس دنیا میں ایک نیا مسافر تھا اور میرے بالغ ہونے کے ایام بھی تھوڑے تھے میں اس تپش محبت سے خالی نہیں تھا جو خدائے عزوجل سے خالی ہونی چاہئے اور اس تپش محبت کی وجہ سے میں ہرگز کسی ایسے مذہب پر راضی نہیں ہوسکا جس کے عقائد خدا تعالیٰ کی عظمت اور وحدانیت کے خلاف تھے یا کسی قسم کی توہین کو مستلزم تھے۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۷)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کے وقت زمانہ کی حالت جو وحی الٰہی کی متقاضی ہوئی:

علاّمہ اقبال نے ایک طویل نظم ''جوابِ شکوہ'' میں مسلمانوں کی حالت زار کا نقشہ کھینچا ہے اس نظم میں سے چند اشعار ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

ہر کوئی مست مئے ذوق تن آسانی ہے
تم مسلماں ہو یہ اندازِ مسلمانی ہے؟
حیدری فقر ہے نے دولت عثمانی ہے
تم کو اسلاف سے کیا نسبتِ روحانی ہے؟
وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قُرآن ہو کر
تم ہو آپس میں غضبناک، وہ آپس میں رحیم
تم خطا کار و خطا بیں،وہ خطا پوش و کریم
چاہتے سب ہیں کہ ہوں اوجِ ثریّا پہ مقیم
پہلے ویسا کوئی پیدا تو کرے قلبِ سلیم

(کلیاتِ اقبال شائع کردہ ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی صفحہ ۱۵۵)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''اور ہر ایک وقت میں جب دنیا میں خدا کی محبت ٹھنڈی ہوجاتی ہے اور غفلت کی وجہ سے حقیقی پاک باطنی میں فتور آتا ہے تو خدا کسی کو اپنے بندوں میں سے الہام دے کر دلوں کو صاف کرنے کے لئے کھڑا کر دیتا ہے۔سو اس زمانہ میں اس کام کے لئے جس شخص کو اس نے اپنے ہاتھ سے صاف کر کے کھڑا کیا ہے وہ یہی عاجز ہے۔''

(کشف الغطاء-ر-خ-جلد۱۴،صفحہ۱۹۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہونے والے الہامات بطور نمونہ:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بارش کے قطروں کی طرح کثرت کے ساتھ وحی نازل ہوئی جو آپ کی صداقت پر روشن دلیل ہیں ذیل میں ان میں سے بعض تحریر کئے جاتے ہیں:

(۱) اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ

ترجمہ: میں اس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کرے گا۔

(تذکرہ ایڈیشن پنجم،صفحہ۴۸۵)

(۲) ''خدا نے مجھے فرمایا کہ وہ تجھے ردّ کرتے ہیں مگر میں تجھے خاتم الخلفاء بناؤں گا۔''(تذکرہ ایڈیشن پنجم،صفحہ۴۵۳)

(۳) ''اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ''

ترجمہ: میں ان تمام لوگوں کی حفاظت کروں گا جو اس دار میں ہیں۔

(تذکرہ ایڈیشن پنجم،صفحہ۶۳۸)

(۴) ''جو خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بد عملی سے باز نہیں آئے گی اور برے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دنیا پر سخت سخت بلائیں آئیں گی اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی۔آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے مصیبتوں کے بیچ آ کر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔(تذکرہ ایڈیشن پنجم،صفحہ۶۳۸)

(۵) ''ڈرومت مومنو''(تذکرہ ایڈیشن پنجم،صفحہ۶۳۹)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا الہام اور وحی یقینی ہے:

علامہ ابن حجر ہیثمی سے جب پوچھا گیا کہ کیا نزول کے بعد حضرت عیسیٰ پر وحی نازل ہوگی یا نہیں تو اس کا جواب انہوں نے نہایت واشگاف الفاظ میں یوں دیا اور جو جواب دیا اس کی بنیاد صحیح حدیث پر رکھی وہ فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''ہاں آپ کو وحی حقیقی ہوگی جیسے کہ حدیث مسلم وغیرہ میں حضرت نواس بن سمعان سے روایت کیا گیا ہے اور صحیح روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ عیسیٰ کو وحی کرے گا کہ اے عیسیٰ میں نے ایسے بندے کھڑے کئے ہیں جن کا جنگ میں کوئی مقابلہ نہ کر سکے گا پس میرے ان مومن بندوں کو طور کی طرف موڑ لے جا اور یہ وحی یقیناً جبرئیل کے ذریعہ نازل

ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء کے درمیان وہی سفیر ہے کوئی دوسرا فرشتہ نہیں۔''

(الفتویٰ الحدیثیہ صفحہ ۱۵۵، بحوالہ حقانیت احمدیت، صفحہ ۳۴۲، ۳۴۳)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''ہم کو خدا تعالیٰ کے اس کلام پر جو ہم پر وحی کے ذریعہ نازل ہوتا ہے اس قدر یقین اور علیٰ وجہ البصیرت یقین ہے کہ بیت اللہ میں کھڑا کر کے جس قسم کی چاہو قسم دے دو بلکہ میرا تو یقین یہاں تک ہے کہ اگر میں اس بات کا انکار کروں یا وہم بھی کروں کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں تو معاً کافر ہو جاؤں۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۰۰)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

یہ سچ ہے کہ جو پاک ہوجاتے ہیں
خدا سے خدا کی خبر لاتے ہیں
اگر اس طرف سے نہ آوے خبر
تو ہوجائے یہ راہ زیر و زبر
طلب گار ہوجائیں اس کے تباہ
وہ مر جائیں دیکھی اگر بند راہ
مگر کوئی معشوق ایسا نہیں
کہ عاشق سے رکھتا ہو یہ بغض و کیں
خدا پر تو پھر یہ گماں عیب ہے
کہ وہ راحم و عالم الغیب ہے

(درّثمین اردو، صفحہ ۲۶)

ایک اَور مقام پر آپؑ فرماتے ہیں:-

ہے غضب کہتے ہیں اب وحی خدا مفقود ہے
اب قیامت تک ہے اس کا قصّوں پر مدار
وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار
گوہرِ وحی خدا کیوں توڑتا ہے ہوش کر
اک یہی دیں کے لئے ہے جائے عزّ و افتخار
بس یہی ہتھیار ہے جس سے ہماری فتح ہے
بس یہی اک قصر ہے جو عافیت کا حصار

(درّثمین اردو، صفحہ ۱۶۴ تا ۱۶۵)

آخر میں اللہ تعالیٰ سے یہ درمندانہ دُعا ہے کہ وہ دنیا کو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ کے عاشق صادق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے اور آسمانی پانی سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

اعلانِ دُعا

خاکسار کے بیٹے عزیزم مدثر احمد نائک نے امسال دسویں کا امتحان 435/500 کے امتیازی نمبرات حاصل کر کے اپنے اسکول تعلیم الاسلام ہائی اسکول آسنور میں فسٹ پوزیشن حاصل کرتے ہوئے پاس کیا ہے۔ قارئین مشکوٰۃ کی خدمت میں عزیز کی دینی و دنیاوی ترقیات اور علمی میدان میں آئندہ بھی نمایاں پوزیشن حاصل ہونے کے لئے عاجزانہ درخواستِ دُعا ہے۔

اعانت مشکوٰۃ: 400 روپے

(غلام نبی نائک والد عزیز مدثر احمد نائک آسنور کشمیر)

Mansoor
✆9341965930

Love for All Hatred For None

Javeed
✆9886145274

CARGO LINKS
J.N. Roadlines

TRANSPORTERS & FLEET OWNERS

Open Truck & L.C.V Available

Daily Service to:

Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal Raipur, Katni

Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu, Maharashtra, M.P, U.P

No. 75, Farha Comples, 1st main Road, Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
☎: 22238666, 22918730

NAVED SAIGAL
+91 9885560884
Tel : +91-40-39108888, (5 Lines)
e-mail : info@prosperoverseas.com
(HYDERABAD OFFICE)

ASIF SAIGAL
+91 9830960492 ,+91 98301 30491
Tel : +91-33-22128310, 32998310
e-mail : kolkata_prosperoverseas@rediffmail.com
(KOLKATA OFFICE)

STUDY ABROAD

★ UK ★ IRELAND ★ FRANCE ★ USA ★
★ AUSTRALIA ★ NEW ZEALAND ★
★ MALAYSIA ★ SWITZERLAND ★ CYPRUS ★
★ SINGAPORE ★ CHINA(MBBS) AND MANY MORE
FREE EDUCATION ALSO AVAILABLE

★ Study Abroad At Indian Cost (Any Course)
★ Comprehensive Free Counseling
★ Educational Loan Assistance
★ VISA Assistance
★ Travel And Foreign Exchange Arrangements
★ Part Time Job/ Internship available

Your Search For The Best End At......

PROSPER OVERSEAS
WE BUILD YOUR CAREER

PROSPER CONSULTANTS
www. prosperoverseas.com

For Placement Enquiries Visit: **www.prosperconsultants.in**

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09490016854
040-24440860

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854

Inta Beauty Collection
Imp, Cosmetics & Immitation Jewellary Leather & Fancy Bags, School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Inta Masroor Hosiery Foot Wear
A Diesinger Fancy Footwear for Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A
Beside: Venkatada Theatre Lane.
Dilsukh Nagar, Hydrabad-60
A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

کوئز کمپیٹشن برائے اطفال الاحمدیہ

سوالات شمارہ ھذا

1) حضرت عائشہؓ کے والد کا نام کیا تھا؟

....

2) ہجرت کے کیا معنی ہوتے ہیں؟

....

3) حضرت رسولِ اکرم ﷺ کے کتنے بیٹے تھے؟

....

4) میدانِ کربلاء میں شہید ہونے والے حضرت علیؓ کے بیٹے کا نام کیا تھا؟..

5) حضرت مسیح موعودؑ کس سن میں پیدا ہوئے تھے؟

....

6) حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسند خلافت پر کب متمکن ہوئے؟..................................

7) خلیفہ منتخب ہونے سے قبل حضور انور کس عہدہ پر فائز تھے؟

....

8) کیا سانپ کی ہڑیاں ہوتی ہیں؟..................................

9) OPERA HOUSE کہاں واقع ہے؟

....

10) BEJING OLYMPICS 2008 میں سب سے زیادہ gold medal جیتنے والے کھلاڑی کا نام کیا ہے؟..

نوٹ: جوابات اسی کوپن میں لکھ کر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ اڈیٹر کے پتہ پر ارسال کریں۔

نام طفل: نام والد: عمر:

نام مجلس مع مکمل پتہ:

Shop: 0497 2712433 Mob. : 9847146526
: 0497 2711433

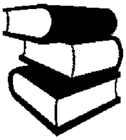

JUMBO
BOOKS
(Agents for Government Publications and Educational Suppliers)
FORT ROAD, KANNUR - 670 001, KERALA, INDIA

Shop: 0497 2712433 Mob. : 9847146526
: 0497 2711433
SHAIKA LATIF
GIRLS TRAINING
ART CENTRE
Only for Girl & Women
3/51 NARKEL DANGA MAIN ROAD,
KOLKATA - 700 011 (Opp. NASIR BOOK)
Phone : 2352-1771

M/S. ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis
KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

تفصیل پروگرام سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت 2009ء

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے 40ویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے 31ویں سالانہ اجتماع کا ماہ اکتوبر 2009ء کو قادیان دارالامان میں شایان شان طریق پر انعقاد کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ (تاریخوں کی اطلاع بعد میں کردی جائے گی) اس اجتماع میں ہونے والے مختلف علمی وورزشی مقابلہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

جملہ خدام واطفال ابھی سے اس اجتماع کے لئے تیاری شروع کردیں اور اجتماع کی کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ نیز صوبائی/علاقائی/زونل/ قائدین مجالس کو تاکید کی جاتی ہے کہ اسی پروگرام کے مطابق اپنے اجتماعات میں علمی وورزشی مقابلہ جات کروائیں۔ اور صوبائی سطح پر اول دوم سوم آنے والے خدام واطفال کو ہی سالانہ اجتماع میں بھیجنے کی کوشش کی جائے۔ ہر صوبہ یا زون کا ہر مقابلہ کے لئے تین خدام اور تین اطفال کا کوٹا ہوگا۔ مقابلہ میں حصہ لینے والے خدام واطفال کے اسماء صوبائی/زونل قائد کی وساطت سے ہی آئیں گے اور بفرض محال وہ خدام واطفال جو صوبائی یا زونل اجتماع میں پوزیشن لائے ہیں سالانہ اجتماع میں نہیں آرہے تو ان کی جگہ پر جن خدام واطفال کے نام بھیجے جارہے ہیں ان کے معیار کی ذمہ داری بھی صوبائی/زونل قائد کی ہوگی۔ نیز مقابلہ حسن قرأت سے قبل ٹیسٹ لیا جائے گا۔ پروگرام کی تفصیل درج ذیل ہے:-

حسن کارکردگی مجالس: -اس کے لئے بھارت کی جملہ مجالس خدام واطفال کے درمیان موازنہ ہوگا۔ اول آنے والی مجلس خدام الاحمدیہ کو علم انعامی سے نوازا جائے گا۔ نیز دوم سوم آنے والی مجالس کو Momentos دئے جائیں گے۔ لائحہ عمل میں وہ جملہ امور درج ہیں جو موازنہ کے وقت ملحوظ رکھے جائیں گے۔

حسن کارکردگی صوبائی /زونل قیادت: -اس کے لئے بھارت کے جملہ صوبہ جات/علاقہ کے درمیان موازنہ ہوگا۔ اور اول دوم سوم آنے والے صوبائی/زونل قائدین کو اجتماع کے موقعہ پر انعام سے نوازا جائے گا۔ لائحہ عمل میں وہ جملہ امور درج ہیں جو موازنہ کے وقت ملحوظ رکھے جائیں گے۔

علمی مقابلہ جات خدام

علمی مقابلہ جات کے لئے گروپ کی درجہ بندی مندرجہ ذیل طریق کے مطابق ہوگی:-

گروپ الف:-اس گروپ میں وہ خدام شامل ہوں گے جو مبلغ یا معلم یا حافظ ہیں یا پھر جامعہ احمدیہ یا جامعۃ المبشرین میں زیر تعلیم ہیں۔

گروپ ب :-اس گروپ میں دیگر تمام خدام شامل ہوں گے۔

مقابلہ حسن قرأت:-(وقت 2 منٹ: ہر دو گروپوں کا مقابلہ الگ الگ ہوگا) اس مقابلہ کے لئے درج ذیل سورتیں وآیات منتخب کی گئی ہیں۔

گروپ 'الف' 'ب':-(۱) سورۃ آل عمران آیت 145-146 (وما محمد الا رسول ....) (۲) سورۃ الاحزاب آیت 41-49 (آیت خاتم النبیین)

(۳) سورۃ الحشر آخری تین آیات (هو الله الذی لا اله الا هو .....)

مقابلہ نظم خوانی :-(وقت 2 منٹ) یہ مقابلہ ہر دو گروپوں کا مشترکہ ہوگا۔ حضرت مسیح موعودؑ، خلفاء کرام اور مشہور احمدی شعراء کے کلام میں سے نظم پڑھی جاسکتی ہے۔

مقابلہ تقاریر:-(وقت 4 منٹ) حزب 'الف' 'ب' کا مقابلہ الگ الگ ہوگا۔

عناوین:-(۱) آنحضرت ﷺ بحیثیت داعی الی اللہ (۲) حضرت مسیح موعودؑ کا نظریہء جہاد (۳) خلافت احمدیہ کی دوسری صدی اور ہماری ذمہ داریاں (۴) قرآن مجید کی پیشگوئیاں اور جدید سائنسی انکشافات۔

مقابلہ کوئز(Quiz):-(نصاب برائے خدام)

(۱) معلومات بسلسلہ خلافت احمدیہ (۲) مشعل راہ جلد اول صفحہ 95-1 (۳) قرآن مجید کا تیسرا پارہ نصف آخر سے سوالات (۴) معلومات عامہ

مقابلہ حفظ قرآن مجید:-مقابلہ حفظ قرآن مجید نصاب گروپ 'الف':-(۱) سورۃ بنی اسرائیل ابتدائی 3 رکوع (۲) سورۃ الکھف ابتدائی 4 رکوع (۳) سورۃ الرحمٰن (مکمل) (۴) سورۃ الجمعۃ (مکمل) (۵) سورۃ الصّف (مکمل)۔ گروپ 'ب':-عمّ پارہ مکمل

☆ **مقابلہ مشاہدہ معائنہ** ☆ **مقابلہ پیغام رسانی** ☆ **مقابلہ پرچہ ذہانت**

ورزشی مقابلہ جات خدام

ورزشی مقابلہ جات کے لئے Team Events میں ہر زون یا جہاں زون قائم نہیں ہیں وہاں ہر صوبہ کی ایک ٹیم شامل ہوگی۔ یہ ٹیم بھی صوبائی/زونل قائد کی وساطت سے آئے گی۔ مبلغین و معلمین کرام اس صوبہ کی نمائندگی کریں گے جہاں وہ متعین ہیں۔ کھیل کے دوران اگر یہ بات سامنے آئے کہ ان کی ٹیم میں دوسرے زون یا صوبہ کا خادم یا طفل شامل ہوا ہے تو ان کی ٹیم کو Disqualify کر دیا جائے گا۔ مرکز کی حیثیت سے قادیان کی علیحدہ ٹیم حصہ لے سکے گی۔ پنجاب کے کوٹا میں قادیان کے خدام شامل نہیں ہو سکیں گے۔ Rest of India کی کوئی ٹیم نہیں ہوگی۔

(۱) بیڈمنٹن سنگل (۲) دوڑ 100mt (۳) فٹ بال (۴) والی بال (۵) نیشنل کبڈی (۶) رسہ کشی (۷) لانگ جمپ (۸) Shot Put (۱۰) میوزیکل چیئر (30 سال سے زائد عمر کے خدام کے لئے)

صنعتی نمائش: -امسال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر صنعتی نمائش لگائی جائے گی۔ خدام و اطفال بڑھ چڑھ کر اس نمائش میں حصہ لیں اور اپنی صنعت و ہنر کے نمونے پیش کریں۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو نقد انعام دیا جائے گا۔ **خصوصی نشست:** امسال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ''قرآن مجید اور فلکیات'' کے موضوع پر ایک خصوصی سیمینار منعقد کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ

علمی مقابلہ جات اطفال

اطفال کے لئے حزب کی درجہ بندی درج ذیل طریق کے مطابق کی گئی ہے:-

(۱) **حزب 'الف'**: 13 سال سے 15 سال کے اطفال (۲) **حزب 'ب'**: 10 سال سے 12 سال تک کے اطفال (۳) **حزب 'ج'**: 7 سال سے 9 سال کے اطفال۔

مقابلہ حسن قرأت:-(وقت ڈیڑھ منٹ) یہ مقابلہ الگ الگ ہوگا۔ حزب 'الف' 'ب' کے لئے قرآن کریم کی مندرجہ ذیل سورتیں/آیات منتخب کی گئی ہیں۔

حزب 'الف':-(۱) سورۃ البقرہ کی آخری آیت (۲) سورۃ النور آیت نمبر 36 (۳) سورۃ النور آیت 56-55۔

حزب 'ب':-(۱) سورۃ الماعون (۲) سورۃ القارعۃ (۳) سورۃ العٰدیٰت حزب 'ج':-اس گروپ کے لئے کوئی حد بندی نہیں ہے۔

مقابلہ نظم خوانی:-(وقت ڈیڑھ منٹ) حزب'الف'و'ب' کا مقابلہ مشترکہ ہوگا۔البتہ حزب'ج' کا مقابلہ الگ ہوگا۔
نظم خوانی میں حضرت مسیح موعودؑ،خلفاء کرام اوراحمدی مشہور شعراء کے کلام پڑھے جاسکتے ہیں۔
مقابلہ تقاریر:-(وقت 3 منٹ) یہ مقابلہ تمام گروپوں کا الگ الگ ہوگا۔
عناوین:- حزب'الف''ب':(۱)رسول کریم ﷺ کی عبادات (۲) درود شریف کی اہمیت (۳) حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی مہمان نوازی
حزب'ج':(۱)نماز (۲)اطاعت والدین (۳) سچائی
مقابلہ کوئز (Quiz) (نصاب برائے اطفال) (۱) دینی معلومات جدید (۲) معلومات عامہ
مقابلہ حفظ قصیدہ: - مکمل 70 اشعار سنانے والے تمام اطفال کوانعام اول دیا جائے گا۔البتہ حزب'ج' کے لئے 35 اشعار سنانے پرانعام اول دیا جائے گا۔
مقابلہ حفظ قرآن مجید:- حزب'الف': عمّ پارہ کی آخری 20 سورتیں/حزب'ب' عمّ پارہ کی آخری 15 سورتیں/حزب'ج' عمّ پارہ کی آخری 5 سورتیں۔

☆ **بیت بازی اطفال انفرادی**

ورزشی مقابلہ جات اطفال

(۱)فٹ بال (۲) بیڈمنٹن سنگل (۳) نشانہ غلیل (۴) دوڑ 100mt (گروپ الف/ب مشترکہ) (۵) لانگ جمپ (۶) کبڈی (۷) گروپ'ج' کی دلچسپ کھیلیں۔

ضروری ہدایات

☆ واضح رہے کہ خلفاء کرام کے بابرکت ارشادات کی روشنی میں ایسے اجتماعات میں ہرمجلس کی نمائندگی ضروری ہے۔☆ قائدین کرام سے درخواست ہے کہ اس پروگرام کواپنی مجلس کے ہرخادم وطفل تک پہنچانے کا انتظام کریں تاوہ اس کے مطابق تیاری کرسکیں۔☆علمی مقابلہ جات میں ججز صاحبان اور ورزشی مقابلہ جات میں ریفری صاحبان کا فیصلہ آخری ہوگا۔☆اجتماع کے پروگرام میں حسب ضرورت ردّوبدل کرنے کا اختیار محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو ہوگا۔
☆ ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لینے والے خدام کے لئے Kit یا Trousers استعمال کرنا ضروری ہوگا۔روزمرہ کا لباس، پتلون، شلوار قمیص میں مقابلہ میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ہوگی۔☆ مقابلہ حسن قرأت کے لئے خدام واطفال کا پہلے ٹیسٹ لیا جائے گا۔ٹیسٹ میں پاس ہونے پرہی مقابلے کے لئے اسٹیج پرآنے کی اجازت ہوگی۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام خدام واطفال کواحسن رنگ میں اجتماع کی تیاری کرنے اوراس میں شریک ہونے کی توفیق وسعادت عطا فرمائے۔
آمین

(M ابوبکر)
صدراجتماع کمیٹی 2009ء

ملکی رپوٹیں

کلکتہ: (از مقصود احمد بھٹی مبلغ انچارج کلکتہ) مورخہ 25 جنوری 2009ء بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کے زیرِ اہتمام بمقام مسجد احمدیہ کلکتہ بعد نمازِ مغرب زیرِ صدارت محترم سیّد تنویر احمد صاحب ناظم وقفِ جدید بعنوان ،فضائلِ قرآنی ایک اجلاس منعقد ہوا۔جلسہ کی کاروائی حسبِ معمول تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جسکی سعادت محترم فضل الرحمٰن صاحب نے پائی۔اِس اجلاس میں فضائلِ قرآن کے موضوع پر بعض اہم شخصیات نے چار خطابات فرمائے۔اللہ تعالیٰ اِن معزز مقررین کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

انٹر نیشنل کلکتہ بک فیئر: مورخہ 10 تا 28 فروری 2009ء منعقد بک فیئر کلکتہ جو کہ ایشیاء کا سب سے بڑا بک فیئر مانا جاتا ہے میں الحمد للہ مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کو بھی سابقہ روٹین کے مطابق امسال بھی شرکت کی توفیق ملی۔اس بک فیئر میں 40 سے زائد قرآن مجید کے تراجم کا اسٹال بطور نمونہ ایک خوبصورت ریک میں رکھے گئے تھے۔اِس کارِ خیر میں اطفال،خدام،انصار،لجنہ اماء اللہ ہر ایک نے نمائندگی کی۔ہزاروں افراد کو احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔کم وبیش 23,000 (تئیس ہزار) روپے کی کتابیں فروخت ہوئیں۔اللہ تعالیٰ سب کو جزاء خیر عطا کرے۔آمین۔

یادگیر (از قائد مجلس خدام الاحمدیہ) شعبہ تربیت: مورخہ 4 جنوری بروز اتوار رات 30 - 8 بجے مسجد احمدیہ یادگیر میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔اِس جلسہ کی صدارت محترم امیر صاحب یادگیر نے کی۔تلاوت قرآن مجید ونظم کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق عبادت/ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا توکل علی اللہ/ درود شریف کے فضائل و برکات/ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ کریمانہ کے موضوعات پر مکرم سیّد فضل باری صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ/مکرم محمود احمد صاحب گلبرگی زعیم انصار اللہ/مکرم مصوّر احمد دنڈوئی /مکرم محمد ابراہیم صاحب نے خطابات فرمائے۔اللہ تعالیٰ سب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور احبابِ جماعت کو تمام نصائح پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔اِس جلسہ کا اختتام محترم امیر صاحب کے صدارتی خطاب و دُعا سے ہوا۔دُعا کے بعد جملہ احباب و مستورات کی خدمت میں چائے اور بچوّں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔اللہ تعالیٰ اِس جلسہ کے بہترین نتائج عطا فرمائے۔آمین۔

خدمتِ خلق/ وقارِ عمل شعبہ خدمتِ خلق کے تحت ماہِ جنوری میں دو (۲) میّتوں کی تجہیز وتکفین کے جملہ انتظام مجلس خدام الاحمدیہ نے کئے۔اللہ تعالیٰ جملہ خدام کو اِسکی جزاء عطا فرمائے۔اسی طرح شعبہ وقارِ عمل کے تحت ماہِ دسمبر اور ماہِ جنوری میں مسجد احمدیہ یادگیر میں کم وبیش ساٹھ خدام نے وقارِ عمل میں حِصہ لیا اور پانچ صد روپے کی بچت وقارِ عمل کے ذریعہ کی گئی۔الحمد للہ علی ذالک۔صحت جسمانی:-- اِس شعبہ کے تحت ماہِ جنوری میں 65 اطفال اور 15 خدام پر مشتمل قافلہ نے ایک پکنک Picnic کی۔جملہ خدام واطفال نے قدرتی مناظر سے بھرپور فائدہ اُٹھایا۔اِس پکنک کے اختتام پر بعض اہم شخصیات نے خدام واطفال کو دینی پروگراموں کی اہمیت کے بارے میں چند نصائح کیں۔

رشی نگر کشمیر (از مدثر احمد گنائی آف) ماہِ جنوری 2009ء میں مجلس عاملہ کے دو (۲) اجلاس منعقد ہوئے جسمیں مجلس اطفال الاحمدیہ کو منظّم ومستحکم کرنے کے بارے میں مختلف تجاویز پر غور کیا گیا اور اطفال کی دینی صلاحیت کو بڑھانے کے لئے دو تربیتی اجلاس منعقد ہوئے جس میں 106 اطفال نے حِصہ لیا۔اِسی طرح یومِ والدین میں کم وبیش 200 اطفال نے شرکت کی۔الحمد للہ علیٰ ذالک۔

جڑ چرلہ: (از معتمد مجلس خدام الاحمدیہ) 14 دسمبر 2008ء اور 21 دسمبر 2008ء کو بعد نمازِ مغرب تربیتی اجلاس منعقد کئے گئے جس میں مکرم قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے سامعین کو خطاب کرتے ہوئے مجلس اطفال الاحمدیہ کے اغراض ومقاصد مفصل رنگ میں بیان فرمائے اور نیز باجماعت نماز کی ادائیگی اور پابندی کے لئے بچّوں کو نصائح کیں۔

’’جلسہ ہائے یومِ مصلح موعود‘‘

یمنانگر:

(از سیّد عبدالہادی مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۰ فروری کو’’یومِ مصلح موعود منایا گیا۔اس موقعہ کی مناسبت سے وقارِ عمل کے ذریعہ مسجد اور گردو پیش کی صفائی کی گئی۔حضور انور کے خطبہ جمعہ کے بعد پورگرام شروع کیا گیا۔تلاوت اور نظم کے علاوہ خاکسار اور مولوی برکات اللہ نے تقاریر کیں۔صدر اجلاس مکرم چودھری نذیر احمد نے دُعا کرائی۔اس کے بعد احباب تواضع بھی کی گئی۔

جڑ چرلہ:

(از عبدالمناف بنگالی معلم سلسلہ) مورخہ ۲۲ فروری کو زیرصدارت محترم سید افتخار حسین صاحب صدر جماعت جلسہ’’یومِ مصلح موعودؓ‘‘ منعقد ہوا۔تلاوت،نظم،عہدِ وفائے خلافت اور متن پیشگوئی مصلح موعود کے علاوہ مکرم سید سرفراز احمد صاحب،مکرم محمد ذاکر احمد صاحب،مکرم سعادت احمد صاحب اور خاکسار نے اس موقعہ کی مناسبت سے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔اس مناسبت سے اطفال و ناصرات کے مابین بعض علمی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔

کوتھ پلی:

(از محمد جاوید احمد معلم سلسلہ) مورخہ ۲۴ فروری کو مکرم شیخ لعل صاحب کے زیرِ صدارت’’جلسہ یومِ مصلح موعودؓ‘‘ منعقد کیا گیا۔تلاوت، نظم اور متن پیشگوئی مصلح موعود کے علاوہ خاکسار نے تقریر کی،صدر صاحب نے دُعا کرائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔آخر پر احباب کرام کی تواضع بھی کی گئی۔

ہارہ پاری گام:

(از قائد مجلس خدام الاحمدیّہ) مورخہ ۲۰ فروری کو زیرِ صدارت مکرم مبارک احمد شیخ معلم سلسلہ’’جلسہ یومِ مصلح موعودؓ‘‘ کا انعقاد عمل میں آیا۔تلاوت کے بعد حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام پڑھا گیا۔اس کے بعد متن پیشگوئی مصلح موعود پیش ہوا۔اس کے بعد مکرم احمد صادق مبلغ سلسلہ،مکرم خورشید احمد راتھر،مکرم ادریس احمد راتھر اور مکرم عبدالمنان نمائندہ تعلیم القرآن ووقف عارضی نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔صدرِ اجلاس کے خطاب اور دُعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

بھدرواہ:

(از ظہور احمد خان مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۰ فروری کو احمدیّہ مسجد میں زیر صدارت مکرم محمد یعقوب صاحب زعیم مجلس انصار اللہ’’جلسہ یومِ مصلح موعودؓ‘‘ رکھا گیا۔تلاوت،نظم،متن پیشگوئی مصلح موعود کے بعد خاکسار کی تقریر ہوئی۔صدر صاحب کے خطاب اور احباب کرام کی چائے سے تواضع کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔اسی روز باجماعت نمازِ تہجد کا اہتمام بھی کیا گیا۔

وڈ مان سرکل چنتہ کنٹہ:

(از طاہر احمد پونچھی معلم سلسلہ) مورخہ ۲۲ فروری بروز اتوار بعد نماز مغرب و عشاء مکرم منظور احمد صاحب صدر جماعت کی صدارت میں ’’جلسہ یومِ مصلح موعودؓ‘‘ منعقد کیا گیا۔تلاوت،نظم اور متن پیشگوئی مصلح موعود پیش کئے جانے کے بعد مکرم محمد عثمان صاحب،مکرم زبیر احمد صاحب اور خاکسار نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔صدر اجلاس نے دُعا کرائی۔بعد دُعا احباب کرام میں شرینی تقسیم کی گئی۔

3,4,5مارچ2009ء جامعۃ المبشرین قادیان

(رپوٹ از رفیق احمد بیگ صدر سالانہ علمی وورزشی مقابلہ جات)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جامعۃ المبشرین کی 16ویں تقریب برائے علمی وورزشی مقابلہ جات کا آغاز مورخہ 3 مارچ کو نماز تہجد سے ہوا نماز فجر و درس کے بعد تمام طلباء واساتذہ نے بہشتی مقبرہ میں مزار مبارک سیدنا حضرت مسیح موعودؑ پر اجتماعی دعا کی۔

افتتاحی تقریب صبح 9 بجے محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان کی زیرصدارت منعقد ہوئی محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ بھارت نے بحیثیت مہمان خصوصی شرکت فرمائی اور مکرم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان اور نائب ناظر صاحب تعلیم بھی مدعو تھے۔تلاوت قرآن کریم ونظم کے بعد محترم سلطان احمد ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین نے عہد وفائے خلافت دہرایا اور پھر تقریب کی غرض و غائت بیان کرتے ہوئے طلباء کو اپنے اندر مسابقت کی روح پیدا کرنے تلقین کی۔ بعد ازاں محترم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم اور محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ بھارت نے موقع کی مناسبت سے طلباء کو زریں نصائح سے نوازا۔اس کے بعد طلباء نے نہایت ہی خوش الحانی کے ساتھ ترانہ پیش کیا آخر میں محترم صدر اجلاس مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر صاحب اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے طلباء کو اپنے مقصد کے حصول کے لئے محنت قربانیاں اور دعا کی تلقین کرنے کی نصیحت فرمائی۔دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا بعدہٗ طلباء کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے مقابلہ حسن قرأت،نظم خوانی،تقاریر،فی البدیہہ تقاریر،بیت بازی،کوئز کرائے گئے۔اسی طرح حفظ متن پیشگوئی مصلح موعود،حفظ عہد وفائے خلافت،حفظ عمّہ پارہ اور حفظ قصیدہ کے مقابلہ جات ہوئے۔ان تمام پروگراموں میں طلباء نے بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیا۔اسی طرح اس موقع پر مختلف ورزشی مقابلہ جات کرکٹ،والی بال،فٹ بال،بیڈمنٹن،رسہ کشی،کبڈی،جیولن تھرو،شاٹ پٹ بھی کرائے گئے۔تیسرے دن ورزشی مقابلہ جات کے فائنل پروگرام منعقد ہوئے۔

تربیتی نشست

مورخہ 4 مارچ ٹھیک شام آٹھ بجے محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون کی زیرصدارت خصوصی تربیتی نشست کا انعقاد کیا گیا۔محترم موصوف نے واقفین زندگی کی ذمہ داریوں کے عنوان پر نہایت ہی بصیرت افروز واقعات پر مشتمل مفصل خطاب فرمایا اور طلباء کو عبادات،اطاعت،صبر،قناعت،اعلیٰ اخلاق،اعلیٰ لباس وعملی نمونہ اپنانے کے بارے میں زریں نصائح سے نوازا۔

❁❁❁❁❁❁❁❁

اعلان از نظامت دارالقضاء صد انجمن احمدیّہ قادیان

نظامت ھٰذا میں فون فیکس اور ای میل کی سہولتیں موجود ہیں۔ عندالضرورت فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے۔

فون: 01872 224299

فیکس: 01872 224299

ای میل: darulqaza@gmail.com

موبائل:09815494687,09915223313

(ناظم دارالقضاء صدر انجمن احمدیّہ قادیان)

117واں جلسہ سالانہ قادیان 2008ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے 117 واں جلسہ سالانہ قادیان ان شاء اللہ تعالیٰ اب مورخہ 25،26،27 مئی 2009ء بروزِ سوموار، منگلوار اور بدھ کو منعقد کیا جارہا ہے۔ احباب کرام سے اس جوبلی جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت اور جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں کرتے رہنے کے لئے درخواست ہے۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

Love For All Hatred For None
Sk.Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

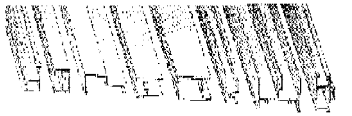

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

KANNUR CITY CENTRE

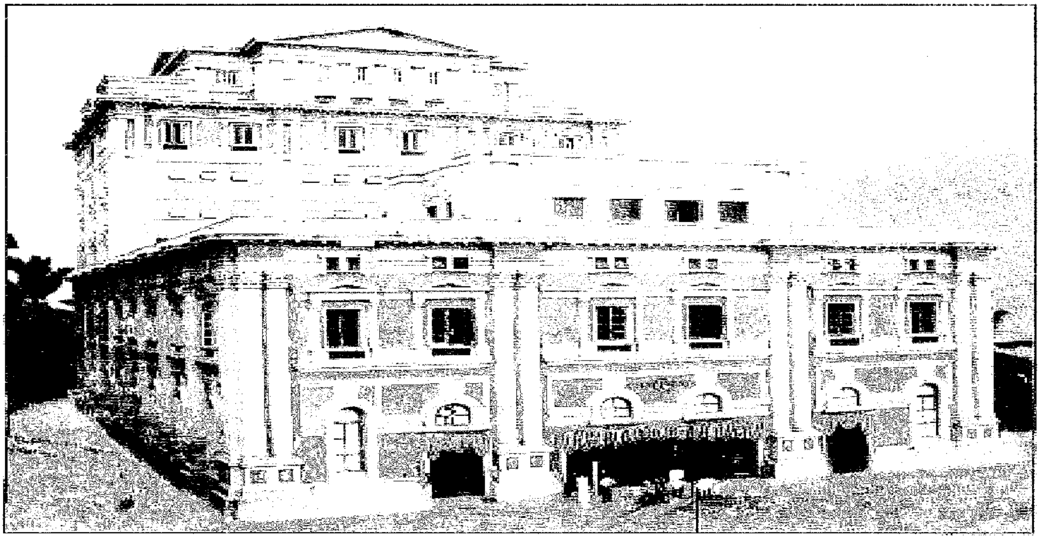

Fort Road, Kannur-Kerala, Phone : 0497-2702003, 2712138, 2706563
Fax : 0497-2767498, E-mail : city_centre@sancharnet.net

The situations in the Roman Empire or the Persian Empire were not much different. The Holy Quran established the sacredness of different relationships and with additional measures established family and social values in the Arab society. The rising tide lifted all boats all over the world.

A few centuries earlier St. Augustine, around the turn of the 4th century, presented Christianity as God's answer to the fall of the Roman Empire, which the sin of humans was affecting. What he preached about morality still remains true except that the dogmas of Christianity have lost their foundation and its teachings have lost its influence on the hearts and minds of the people. It has pursued the course of relativism so often in the last century that it has lost its moral compass! Moreover, the teachings of Bible were neither universal nor for all times to come. Levirate marriage was practiced in Old Testament times. If a man died leaving no male heir, his brother was required to marry his widow and produce children (Deuteronomy 25:5-10). This and other forms of polygamy were acceptable in Old Testament times, although only wealthy men could afford multiple wives. According to the Bible, King Solomon was the most notable polygamist with his 700 wives and 300 concubines (1 Kings 11:3). Today, women have been degraded into a mere instrument of sexual indulgence? Society has taught them from early childhood that their physical looks are their main asset. They are sexually harassed at work places. A society where teenage pregnancies are on rise; rape, youth suicides and runaways are on a rise. Adultery, divorce and broken homes are very common. Every so often we hear of husbands killing their wives so that they do not have to pay alimonies. Islam provided the only logical and sensible answer to all these problems almost 1400 years ago. Islam's approach is positive and proactive, not waiting for problems to occur and then trying to find solutions, but to stop them from happening. Islam's approach is systematic. It addresses change in the entire society, not just in the individual. Islam gives a system for producing and maintaining a social climate in a society that is conducive to allowing human beings to achieve the real goal of their creation which is the worship of God. The Holy Quran has a vision to create a society, where men and women respect one another and help one another achieve nearness to God; where a woman does not need to compromise her dignity, her integrity and her self esteem at any time. The Quranic teachings of modesty, chastity and other 'family values' will save the family structure of the human race. Islam gives well balanced rights to women that are conducive to their modesty and ability to raise families, while providing for their other needs and endeavors, at the same time. The false emancipation of women inthe Western society has played havoc with the family structure in the west and most Western societies are unable to maintain their populations without immigration. That perhaps is the reason for the Catholic Church's obsession with the prohibition of contraception. But such artificial measures can go so far and will fall on deaf ears. The real solution lies in following the 'family values' of Islam that are visible in many successful Muslim families in the West. Why Divine Law is necessary to establish family values in human society and to see some of the details of such laws see the commentary of chapter 24, Al Nur of the Holy Quran at the following link: http://www.alislam.org/quran/tafseer/guide.htm?region=E1
Strict insistence on monogamy and obsession with the age of marriage are not the panacea to prop up the crumbling family structure in the West. The solutionslie in the 'family values' of Islam. (source:alislam.org)

DOMESTIC VIOLENCE

In the U.S., between 3 and 5 billion dollars are spent annually on medical expenses related to domestic violence. One in three teenagers has experienced violence in a dating relationship. Fifteen percent of teen girls and boys have reported being victims of severe dating violence (defined as being hit, thrown down, or attacked with a weapon). In Mexico, between 1999 and 2005 it is believed that more than 6,000 women and girls were murdered. That is an average of 1,000 every year, three murders a day. Put most graphically, a girl or a woman is murdered every eight hours, the overwhelming majority of the deaths the result of violence in the household.

SEXUAL ABUSE AND RAPE

Child sexual abuse is common; According to Center for Disease Control (CDC) 42% of U.S. adult women report sexual victimization by an adult or older minor during childhood. One in four girls is sexually abused before the age of 18. One in six boys is sexually abused before the age of 18. One in five children are solicited sexually while on the internet. Every two and a half minutes, somewhere in America, someone is sexually assaulted. In 2004-2005, there were an average annual 200,780 victims of rape, attempted rape or sexual assault. About 44% of rape victims are under age 18, and 80% are under age 30. An estimated 39 million survivors of childhood sexual abuse exist in America today. Even within the walls of their own homes, children are at risk for sexual abuse. Thirty to forty percent of victims are abused by a family member. Another 50% are abused by someone outside of the family whom they know and trust. Approximately 40% are abused by older or larger children whom they know. Therefore, only 10% are abused by strangers. Without Allah there cannot be any family values. Take Allah out of the equation and human thinking becomes hedonistic, chaotic and blind. There is no light left to show the way. There is pitch darkness!! If "God is dead" so is humanity.

OBSESSION WITH MONOGAMY AND AGE OF MARRIAGE

Sir William Muir wrote in Life of Mahomet, in the chapter, Arrival at Medina, Building of Mosque, "By uniting himself to a second wife Mahomet made a serious movement away from Christianity, by the tenets and practice of which he must have known that polygamy was forbidden." This he puts under theheading, "Polygamy creates irreconcilable divergence from Christianity." This highlights the obsession of the West with the so called monogamy. Over the centuries the wave of permissiveness has engulfed every family value but the obsession with what can be used against Islam in their fancy has continued. Today in the West a person may have as many premarital and extramarital affairs as he or she pleases. But when it comes to marriage there is an absolute and almost militant insistence on monogamy and an obsession with the age of marriage, a reflection of the prejudices of the times of crusades. What an amazing paradox! The same is reflected in the recent novel by Sherry Jones, the Jewel of Medina, through out its pages. Need we say any more?

EPILOGUE

'Family values,' historically have been established on the planet earth through religion and revelation. The values pertaining to the relationship between the sexes have gone through various ups and downs in the history of mankind. In Arabia before the advent of the Holy Prophet Muhammad (saw) the social situation had degenerated to the point where men will marry the wives of their deceased fathers.

Next, we are going to examine some of the terrifying facts about different sexually transmitted diseases. Most of the statistics quoted are from USA unless specified otherwise. These have been mostly obtained from Center of Disease Control report from year 2005 or from The American Social Health Association (ASHA) website. CDC estimated in 2005 that at least 19 million US residents acquire an STD each year which was a dramatic increase from the prior estimate a few year back of 12 million..19,20 Each year, one in four teens contracts an STD. Authorities believe that half or more of all Americans acquire an STD by age 35. Another way of saying the same fact is that one in two sexually active persons 8 will contact an STD by age 25. The estimated total number of people living in the US with a viral STD is over 65 million. More than $8 billion is spent each year to diagnose and treat STDs/STIs and their complications. This figure does not include HIV. One out of 20 people in the United States will get infected with hepatitis B (HBV) some time during their lives. Hepatitis B is 100 times more infectious than HIV. Approximately half of HBV infections are transmitted sexually. HBV is linked to chronic liver disease, including cirrhosis and liver cancer. According to the latest facts and figures published by the American Health Department, 20-30% of the American population is suffering from herpes type II. Patient with herpes get painful eruptions in their genitalia every time their immunity is at low ebb. For most of these patients it continues to occur repeatedly as a painful reminder of the short comings of the past. With more than 50 million adults in the US with genital herpes and up to 1.6 million new infections each year, some estimates suggest that by 2025 up to 40% of all men and half of all women could be infected. Over 6 million people acquire HPV each year, and by age 50, at least 80 percent of women will have acquired genital HPV infection. Most people with HPV do not develop symptoms. Some researchers believe that HPV infections may selfresolve and may not be lifelong like herpes. Cervical cancer in women, while preventable through regular Pap smears, is linked to high-risk types of HPV. Each year, there are almost 3 million new cases of chlamydia, many of which are in adolescents and young adults. The CDC recommends that sexually active females 25 and under should be screened at least once a year for chlamydia, even if no symptoms are present.

The statistics of HIV infection are even more worrisome. South Africa's HIV prevalence (20.1%), particularly in Gauteng Province (29.8%), is among the highest in the world. The US Public health service estimates that there are approximately 1 million HIV infected people in USA. Approximately 6000 infected mothers give rise to children resulting in 2000 infected newborns each year. WHO estimates that world wide 1 million HIV infected children have been born since the start of the epidemic and more than half of these have developed AIDS and have died. In addition, approximately 2 million uninfected children are currently or will become AIDS orphans. In Thailand where infection rates are among the highest in the world, 10% of young males are infected presently. According to WHO estimates more than 40 million have been infected till date with this deadly virus worldwide. Other estimates are even higher ranging from 60-120 million. It is clear that the global impact of HIV infection in the 21st century will be immense. Zia H Shah has examined in an article, Atheism: Nietzsche and Dawkins published in Muslim sunrise, how HIV prevalence is much lower in Muslim majority countries in Africa compared to countries with Christian majority or other religions. This was published in winter volume of 2007 (http://www.muslimsunrise.com/).

violence, domestic violence against women, child sexual abuse, teenage pregnancy and many of the psychiatric problems in adolescents to broken families and fatherlessness. In my opinion, the phenomenon of broken families and fatherlessness is closely related to loss of value of chastity in the society. Let us examine some other consequences of broken family system. Nathaniel Branden quotes, Robert Reasoner, former superintendent of a school district in California, in his book, Six pillars of self-esteem. "Over 50 percent of students have already seen a family change-a separation, a divorce, or a remarriage; in many districts, by high school 68 percent are not living with their two original parents. Twenty-four percent are born out of wedlock and have never known a father. Twenty-four percent are born bearing the residual effects of their mother's abuse of drugs. In California, 25 percent will be either sexually or physically abused before they finish. high school. ... Whereas in 1890, 90 percent of the children had grandparents living in the home, and in 1950 40 percent living in the home, today the figure is down to 7 percent; so there is far less of a support system. As to the emotional life of young people, consider these figures. Thirty to 50 percent will contemplate suicide. Fifteen percent will make a serious attempt to kill themselves. Forty-one percent drink heavily every two-three weeks. Ten percent of girls will become pregnant before they finish high school. Thirty percent of boys and girls will drop out of school by the age of eighteen."

TEEN PREGNANCY

Another negative consequence of not valuing chastity is teen pregnancy. About39 percent of undergraduate women use oral contraceptives, according to anestimate by the American College Health Association based on survey data.

Despite that some get pregnant. The prevalence of teen pregnancy is on a rise. Each year in USA 350,000 teen age girls have babies out of wedlock. In 1994 the birth rate for unmarried teens was 46.4 per thousand girls as compared to

16.7 in 1965. It is common knowledge that teen pregnancy implies a life of deprivation both for the child and the mother. Better contraception has improved the statistics more recently. Since 2002, almost 750,000 teenage women aged 15-19 become pregnant which is a 36% reduction since its peak in 1990.

SINGLE PARENTING

Adult men who grew up in single-parent households are twice as likely as other men to have been sexually abused during childhood, a U.S. study found in 2007. That's because parental absences in single-parent homes provide more opportunities for sexual predators to abuse children, the researchers found. Dr. William C. Holmes, an assistant professor of medicine and epidemiology at the University of Pennsylvania School of Medicine, published the findings in the March 13 issue of the Journal of Epidemiology and Community Health. "Children being raised by one parent are at a greater risk for many things as they grow up, including health risks such as poorly controlled diabetes and asthma. We now must add childhood sexual abuse to part of this risk picture," study author said in a prepared statement. Holmes noted that parental absence is common in single-parent homes because the single mother or father has to work to provide for the family. As a result, children may seek an adult with whom to share experiences and bond. "Predators are pretty good at finding and grooming these sorts of kids. They set children up over time, earn their trust, act as parent-substitutes by giving them attention and sometimes gifts," Holmes said.

SEXUALLY TRANSMITTED DISEASES

your wives, and your stepdaughters, who are your wards by your wives unto whom you have gone in - but if you have not gone in unto them, there shall be no sin upon you - and the wives of your sons that are from your loins; and it is forbidden to you to have two sisters together in marriage, except what has already passed; surely, Allah is Most Forgiving, Merciful." (Al Quran 4:24)

In this article the intent is not to detail the teachings of Islam about family values, as those are covered extensively else where, but to show the negative consequences of not following the values of Islam. The purpose of this article is to highlight the pressing need for family values, and what the Western civilization may be missing. For the details of Islamic teachings different books and articles can be reviewed on Alislam.org. Especially worthwhile in this regard will be a booklet by Sir Zafrulla Khan, Woman in Islam, recent articles, Chastity - Essential for Preservation of the Institution of Marriage and Islamic veil. Jesus Christ gave a golden criterion to distinguish right from wrong. He has given us a yard stick to judge different teachings. It is a general criterion and has a fairly wide application. Jesus Christ had said:

"By their fruits you will recognize them. Never do people gather grapes from thorns or figs from thistles, do they? Likewise every good tree bears fine fruit, but every rotten tree produces worthless fruit; a good tree cannot bear worthless fruit, neither can a rotten tree produce fine fruit." (Matthew 7: 16-18) The tree of Western civilization bears many fruits. Some of those are sweet and some of them are bitter. This article is a discussion on the bitter fruits arising from free intermixing of sexes and so called emancipation of women, in the Western culture. These values have led to what has been labeled as marriage melt down. For the proper upbringing of happy and well balanced children aconcerted effort by both the parents is necessary. So this marriage melt down has created havoc with the society.

MARRIAGE MELT DOWN IN THE WEST

In America for the first time, a majority of American women are living without a spouse. The New York Times, whichbased its report on an analysis of census results, said 51 percent of women in 2005 reported living without a spouse, up from 35 percent in 1950 and 49 percent in 2000. It said that several factors are behind the shift including women marrying at a later age and living with partners for more often and for longer periods. Women are also living longer as widows and once divorced, often opt to stay single, the report said.

FATHERLESS AMERICA

In USA, now only 25% of children are living in conventional families with both biological parents. Children suffer the greatest damage from broken homes. All stories are not tragic but when you look at the information as aggregate the case is over whelming. The number of fatherless children is constantly on a rise. In 1960 17.5% of children were living without their fathers. Despite the increase in medical technology and life expectancy, in 1990, 36.3% of children were living away from their fathers. David Blankenhorn calls this trend "Fatherless America" and "Fatherless society". What is the cause of this growing trend which is predicted to rise to 50% in the early part of the 21st century? David Blankenhorn in his book Fatherless America13 traces the origins of youth

Ph.: 2769809
MBC Mustafa BOOK COMPANY
(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)
Fort Road, Kannur - 1

extent to which he discharges his responsibility to God and man. Only the God-fearing people merit a preference with God."

A HISTORICAL PERSPECTIVE

"It is generally accepted that incestuous marriages," according to Wikipedia, "were widespread at least during the Graeco-Roman period of Egyptian history. Numerous papyri and the Roman census declarations attest to many husbands and wives being brother and sister (Lewis, 1983; Bagnall and Frier, 1994; Shaw, 1993). In Hopkins (1980) this is conclusively demonstrated, and more recent scholars in the field have not questioned it. Some of these incestuous relationships were in the royal family, especially the Ptolemies (see the biography of Cleopatra VII, who married more than one of her brothers)." These types of relationships were also common in the Roman Empire. The names that come up, in several history books in this regard are Roman Emperor Claudius, Roman Emperor Caligula, Roman Emperor Nero and Queen Agrippina who was mother of Nero. Edward Gibbon has dedicated a chapter to the Emperor of Byzantine, Heraclius who was a cotemporary of the Holy Prophet Muhammad, may peace be upon him, in his book The Decline and Fall of the Roman Empire. He writes about Heraclius, trying to explain his delay to Persian incursions, "It was the duty of the Byzantine historians to have revealed the causes of his slumber and vigilance. At this distance we can only conjecture that he was endowed with more personal courage than political resolution; that he was detained by the charms, and perhaps the arts, of his niece Martina, with whom, after the death of Eudocia, he contracted an incestuous marriage." Claudius married his niece Agrippina, an act contrary to Roman law, which he therefore changed. To satisfy Agrippina's lust for power, Claudius had to adopt her son Lucius Domitius Ahenobarbus (later the emperor Nero), to the disadvantage of his own son Britannicus. Encyclopedia Britannica says the following about the Emperor Nero: "Nero the fifth Roman emperor (ad 54-68), stepson and heir of the emperor Claudius. He became infamous for his personal debaucheries and extravagances and, on doubtful evidence, for his burning of Rome and persecutions of Christians.

Nero's father, Gnaeus Domitius Ahenobarbus, died in about ad 40, and Nero was brought up by his mother, Agrippina the Younger, a great-granddaughter of the emperor Augustus. After poisoning her second husband, Agrippina incestuously became the wife of her uncle, the emperor Claudius, and persuaded him to favor Nero for the succession, over the rightful claim of his own son, Britannicus, and to marry his daughter, Octavia, to Nero. Having already helped to bring about the murder of Valeria Messalina, her predecessor as the wife of Claudius, in 48, and ceaselessly pursuing her intrigues to bring Nero to power, Agrippina eliminated her opponents among Claudius' palace advisers, probably had Claudius himself poisoned in 54, and completed her work with the poisoning of Britannicus in 55. Upon the death of Claudius she at once had Nero proclaimed emperor by the Praetorian Guard, whose prefect, Sextus Afranius Burrus, was her partisan; the Senate thus had to accept a fait accompli. For the first time absolute power in the Roman Empire was vested in a mere boy, who was not yet 17."

The Holy Quran laid down very clear rules about what relations humans were never to marry. "Forbidden to you are your mothers, and your daughters, and your sisters, and your fathers' sisters, and your mothers' sisters, and brother's daughters, and sister's daughters, and your foster-mothers that have given you suck, and your foster-sisters, and the mothers of

the maintenance of the wife and children was placed on the husband. Only recently have child support laws been made and enforced in our country in USA.

GENDER EQUALITY IN ISLAM

According to the Holy Quran all human beings are created pure and both men and women are capable of acquiring the highest degree of moral and spiritual development. Karen Armstrong writes in her recent book published in 2006 titled Muhammad: A Prophet for our times, and she bases her argument on a detailed verse of theHoly Quran: "Men and women who have surrendered,Believing men and believing women Obedient men and obedient women Truthful men and truthful women Enduring men and enduring women Men and women who give in charity Men who fast and women who fast, Men and women who guard their private parts Men and women who remember God often For them God has prepared forgiveness And a mighty wage. (Al Quran 33:36) In other words, there was to be complete sexual equality in Islam; both men and women had the same duties and responsibilities. When the women heard these verses, they were determined to make this vision a concrete reality in their daily lives."

She continues her argument: "God seemed to be on their side. Shortly afterwards, a whole surah was dedicated to women. Women were no longer to be bequeathed to male heirs as though they were camels or date palms. They could themselves inherit and compete with men for a share in an estate. No orphan girl should be married to her guardian against her will, as though she were simply moveable property. As had been customary during the pre-Islamic period, women retained the power to initiate divorce proceedings, though the husband could refuse to comply. In Arabia, the groom traditionally presented a dowry to his bride, but in practice this gift had belonged to her family. Now the dowry was to be given directly to the woman as her inalienable property, and in the event of divorce, a man could not reclaim it, so her security was assured. Qur'anic legislation insisted that the individual was free and sovereign-and that also applied to women."

Holy Quran says:

"Whoever does good whether male or female, and is a believer, shall enter Paradise and they shall not be wronged a whit." (Al Quran 4:125) Men and women are provided equal protection in Islam. Holy Quran says: "Those who malign believing men and believing women for that which they have not done shall bear the guilt of calumny and manifest sin."(Al Quran 33:59) "Those who persecute believing men and believing women, and then do not repent, will surely suffer the chastisement of hell, and chastisement of burning." (Al Quran 85:1) Women being more vulnerable than men are provided special protection: Allah says in the Holy Quran:

"Those who calumniate chaste, unwary, believing women are cursed in this world and the hereafter, and for them is the grievous chastisement, on the day when there hands, tongues and feet shall bear witness against them as to that which they do" (Al Quran 24:24-5) The Islamic teaching of human equality both in terms of gender and different races is beautifully summarized in the final address that the Holy Prophet Muhammad (saw) delivered at the time of the his last Hajj. It is immortalized in Muslim history like the Gettysburg address in the USA history. He said: "Even as the fingers of the two hands are equal, so are human beings equal to one another. No one has any rights, any superiority to claim over another. You are as brothers. O men, your God is One and your ancestor is one. An Arab holds no superiority over a non-Arab, nor a White over a Black person, nor viceversa, but only to the

MUHAMMAD(SAW): THE RESTORER OF FAMILY VALUES

(Khaula Shah)

"And why beholdest thou the mote that is in thy brother's eye, but considerest not the beam that is in thine own eye?" (Matthew 7:3)"Until I went away to college, no one in Plains had ever been divorced;" President Jimmy Carter writes, "divorce was considered to be a sin against God committed only in Hollywood and among some of the more irresponsible New Yorkers. The oath given during the marriage ceremony was regarded as inviolable, based onthe words of Christ himself, who, when questioned about marriage, referred to the first binding of Adam and Eve, concluding with 'Therefore what God has joined together, let no man put as under.' For some reason, this commandment was considered to have priority over the one against adultery. One of the most notable cases involved two white families who lived in a fairly remote area near Archery. In what was obviously a totally harmonious arrangement, the two husbands simply swapped wives and a total of nine children. Perhaps to minimize false rumors, one of the husbands came over to our house and described their decision to my father. Other children were born to the new couples, and the resulting common-law marriages remained intact thereafter, but the parents stopped going to church."

This incident very precisely and succinctly defines Christianity's position on divorce until recently, and shows the kind of problems the lack of flexibility ondivorce issue creates. This was perhaps based on the literal interpretation of the verses of the Bible. Marriage was instituted by God as a lifelong commitment (Genesis 2:18-24, Matthew 19:3-61, 1 Timothy 4:1-5). Islam had alwaysdiscouraged divorce but, nevertheless, allowed it and thirteen centuries later Christianity is following suit. The Church and the Western society have gradually been borrowing from the Islamic teachings without acknowledging the source. Islam was the first religion to grant women the status never known before. The Holy Quran contains hundreds of teachings that apply to men and women alike. The moral, spiritual and economic equality of men and women, aspropagated by Islam, is unquestionable. Islam gave women rights that non-Islamic world has given to women only in the last 200 years. In the United Kingdom, it was only in the late 1882 that the first Married Women's Property Act was passed by Parliament, and before that, a woman could not hold property on her own, independently of her husband, and in Italy as late as 1919. Misconduct was accepted in English law as cause for divorce only in 1923. Abandonment was accepted as cause for divorce in New Zealand only in 1912. Divorce was allowed for various forms of mistreatment in Norway in 1909, Switzerland in1912, Portugal in 1915, Mexico in 1917 and finally in Sweden in 1920.

It was only in the last century that Western men were telling women they shouldnot use anesthetics in childbirth because God had decreed that pain was Eve's punishment for sin.As American Justice Pierre Craibites had rightly observed, "Muhammad may peace be upon him, 1300 years ago assured to the mothers, wives, and daughters of Islam a rank and dignity not yet generally assured to women by the laws of the West." The Prophet Muhammad gave women the right to own,keep, and manage their own property, the right to ask and get a divorce in case of ill treatment or abandonment from the husband, the right to remarry, the right to obtain an education. The responsibility for

مجلس خدام الاحمدیہ کوئمبٹور میں ہفتہ مال کے موقع پر ایک اجتماع کا منظر

کوئمبٹور میں تقریب آمین کا منظر

اطفال الاحمدیہ یادگیر مقابلہ رسّہ کشی کے دوران

سرکل ویسٹ گوداوری میں تربیتی کیمپ میں شامل بچوں کی تصویر

کوتھہ وینکٹا گیری ضلع کھمم میں شامل ہونے والے طلباء

سرکل گوداوری میں منعقدہ تربیتی کیمپ میں شامل طلباء کی تصویر

اطفال الاحمدیہ یادگیر مکرم مصور احمد صاحب قائد مجلس اور مبلغ سلسلہ کے ہمراہ

اطفال الاحمدیہ یادگیر تیراکی کے دوران

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/07

Vol : 28 March 2009 Issue No.3

Monthly

MISHKAT

Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Editor: Ataul Mujeeb Lone Ph: (91)1872-220139 Fax: 220105 Rs. 15/-

"بیعت سے مراد خداتعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: " بیعت سے مراد خداتعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے اپنی جان آج خداتعالیٰ کے ہاتھ بیچ دی۔ یہ بالکل غلط ہے کہ خداتعالیٰ کی راہ میں چل کر انجام کار کوئی شخص نقصان اٹھاوے۔ صادق کبھی نقصان نہیں اٹھا سکتا۔ نقصان اسی کا ہے جو کاذب ہے۔ جو دنیا کے لئے بیعت کو اور عہد کو جو اللہ تعالیٰ سے اس نے کیا ہے توڑ رہا ہے۔ وہ شخص جو محض دنیا کے خوف سے ایسے امور کا مرتکب ہو رہا ہے، وہ یاد رکھے بوقت موت کوئی حاکم یا بادشاہ اسے نہ چھڑا سکے گا۔ اس نے احکم الحاکمین کے پاس جانا ہے جو اس سے دریافت کرے گا کہ تو نے میرا پاس کیوں نہیں کیا؟ اس لئے ہر مومن کے لئے ضروری ہے کہ خدا جو ملک السمٰوات والارض ہے اس پر ایمان لاوے اور سچّی توبہ کرے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 29,30)

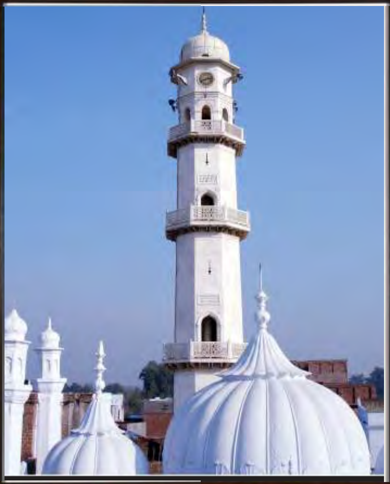

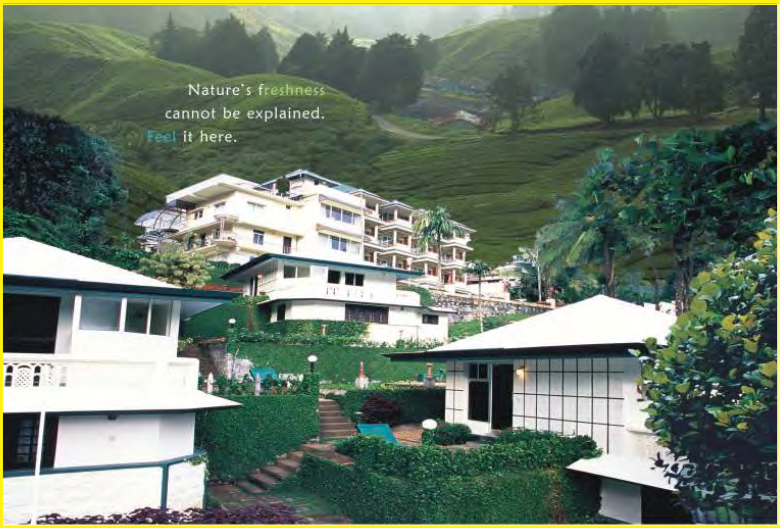

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange